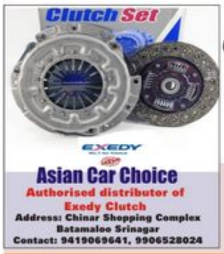




The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

# روزنامہ صورت حال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314 Vol: 17 Issue No: 226 Sunday 20 September 2026 - 07 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-


# socio-Economic ری انٹی گریشن سکیم 2026 کا آغاز

## نشے کیخلاف لڑنے، سپلائی چینز کو ختم کرنے اور متاثرین کی بحالی کیلئے اجتماعی عزم لازمی/منوج سنہا

( میوز یو )

لفٹیننٹ گورنر مسٹر منوج سنہا نے آج نشہ مکت بھارت ابھیان پر ایک دستاویزی فلم اور کولیج نمائش کا افتتاح کیا جو نشے کے خلاف آگاہی بڑھانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ لفٹیننٹ گورنر نے جموں یونیورسٹی کی ان کوششوں کی تعریف کی جن میں جموں و کشمیر کے نوجوانوں کے سامنے موجود چیلنجز اور ان پر قابو پانے کے اجتماعی عزم کی عکاسی کی گئی ہے۔ لفٹیننٹ گورنر نے اپنے خطاب میں زور دیا کہ کسی بھی سماجی تبدیلی کا آغاز اس کی حقیقت کو تسلیم کرنے سے ہوتا ہے۔ منشیات کا استعمال طویل عرصے سے جموں و کشمیر کے سماجی تانے بانے کیلئے ایک سنگین چیلنج بنا ہوا ہے جو خاندانوں کو تباہ کر رہا ہے اور

نوجوان نسل کے مستقبل کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ انہوں نے منشیات کی اسمگلنگ اور نارکو دہشت گردی کے درمیان تعلق کو اجاگر کیا اور ان نیٹ ورکس کو ختم کرنے کی اہمیت پر زور دیا تاکہ امن و سلامتی کیلئے منشیات سے پاک جموں و کشمیر کو یقینی بنایا جا سکے۔

لفٹیننٹ گورنر نے 2020 میں نشہ مکت جموں و کشمیر مہم کے آغاز کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسی رفتار کو آگے بڑھاتے ہوئے اس سال اپریل میں ایک جامع 100 دن کی نشہ مکت جموں و کشمیر مہم شروع کی گئی جو رسمی تقریبات سے آگے بڑھ کر گاؤں، اسکولوں، یونیورسٹیوں اور خاندانوں تک پھیل گئی۔ پیدل یاترا، آگاہی مہمات اور انتظامی کارروائی کے ذریعے یہ مہم ایک عوامی تحریک بن گئی۔ خواتین، یوتھ کلبز، اساتذہ، ڈاکٹرز، سول سوسائٹی گروپس اور مذہبی رہنماؤں نے آگاہی پھیلانے اور بحالی کی حمایت میں اہم کردار ادا کیا۔ تین طرفہ نقطہ نظر یعنی سپلائی چینز کو ختم کرنا، آگاہی پیدا کرنا اور بحالی پر زور دیتے ہوئے لفٹیننٹ گورنر نے منشیات کے استعمال کے متاثرین کیلئے ری ہیبلی ٹیشن اینڈ socio-Economic ری انٹی گریشن سکیم 2026 کے آغاز کا ذکر کیا۔

# ڈپٹی گورنر آر بی آئی نے جموں و کشمیر میں بینکنگ کا لیا جائزہ

## قرض کی فراہمی بڑھانے اور یو ایل آئی اپنانے پر دیا زور

ڈپٹی گورنر ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) روہت جین نے آج یہاں جموں و کشمیر یونین ٹیریٹری میں کام کرنے والے بڑے بینکوں کے زونل سربراہان کے ساتھ ایک میٹنگ کی صدارت کی۔ ڈپٹی گورنر نے اپنے افتتاحی خطاب میں جموں و کشمیر میں اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینے اور مالی شمولیت کو مستحکم کرنے میں بینکوں کے اہم کردار کو اجاگر کیا۔ انہوں نے بینکوں کی جانب سے مناسب بینکنگ انفراسٹرکچر برقرار رکھنے، قرضوں کی فراہمی بہتر بنانے اور ترجیحی شعبوں بالخصوص بینکنگ سہولیات سے پسماندہ طبقوں تک بینکنگ خدمات کی زیادہ رسائی یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈپٹی گورنر نے یونین ٹیریٹری کی بدلتی ہوئی قرضوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بینکوں کی مربوط کوششوں کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کسٹمر سروس اور شکایات کے ازالے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ بینکوں کو صارفین کی ضروریات کے تئیں حساس اور جوابدہ رہنا چاہیے۔ انہوں نے ڈیجیٹل فراڈ کے بڑھتے ہوئے خدشات کا ذکر کرتے ہوئے بینکنگ خدمات کی مزید ڈیجیٹلائزیشن کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے بینکوں کو یونیفائیڈ لینڈنگ انٹرفیس (یو ایل آئی) کے ذریعے قرضوں کی پروسسنگ بڑھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور اس کی صلاحیت کو اجاگر کیا کہ یہ قرض کی فراہمی کے نظام میں اسی طرح کی تبدیلی لا سکتا ہے جیسی تبدیلی ڈیجیٹل ادائیگیوں میں یو پی آئی نے پیدا کی تھی۔ ریجنل ڈائریکٹر آر بی آئی جموں نے جموں و کشمیر کے مالیاتی منظرنامے کا ایک جامع جائزہ پیش کیا اور زراعت، مائیکرو، سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ایز)، سیاحت، دستکاری اور خدمات کے شعبوں میں خطے کی اقتصادی صلاحیت کو اجاگر کیا۔

# فوج کے وائٹ نائٹ کور کمانڈر کا دورہ ادھم پور جھڑپ کے مقام کا دورہ

## سیکورٹی صورتحال اور ابھرتے خطرات کیخلاف فیصلہ کن کارروائی کی جانکاری لی

(نیوز ڈیسک)

فوج کے وائٹ نائٹ کور کے جنرل آفیسر کمانڈنگ لیفٹیننٹ جنرل پی کے مشرا نے ادھم پور ضلع کے برتال علاقے کا دورہ کر کے سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا۔ سیکورٹی فورسز کی جانب سے ممنوعہ تنظیم جیش محمد سے وابستہ دو پاکستانی دہشت گردوں کو ہلاک کیے جانے کے ایک روز بعد، وائٹ نائٹ کور کے جنرل آفیسر کمانڈنگ لیفٹیننٹ جنرل پی کے مشرا نے ادھم پور ضلع کے برتال علاقے میں انکاؤنٹر کے مقام کا دورہ کیا اور جاری انسداد دہشت گردی آپریشن کا جائزہ لیا۔ لیفٹیننٹ جنرل مشرا کے ہمراہ جی او سی ڈیلٹا فورس بھی موجود تھے۔ ڈیلٹا فورس فوج کی ایک خصوصی انسداد شورش فورس ہے، جس کا ہیڈ کوارٹر بٹوت میں ہے اور جو بنیادی طور پر چناب ویلی کے رام بن، ڈوڈہ اور کشتواڑ اضلاع کے علاوہ ادھم پور کے بعض علاقوں میں آپریشنز انجام دیتی ہے۔

# یو اے ای کے صدر شیخ نہیان کی وزیر اعظم مودی سے فون پر بات

## مغربی ایشیا کی سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال اور سالگرہ کی مبارکباد

(یو این آئی)

وزیر اعظم نریندر مودی اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے صدر شیخ محمد بن زاید آل نہیان نے مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور مغربی ایشیا کی تازہ صورتحال پر بات چیت کی۔ وزیر اعظم کے دفتر نے جمعہ کو ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ یو اے ای کے صدر نے وزیر اعظم مودی کو ٹیلی فون کیا اور انہیں سالگرہ کی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ دونوں رہنماؤں نے ہندوستان - یو اے ای وسیع اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کیلئے نئے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ ان میں توانائی، دفاع، ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور صحت کے شعبے شامل ہیں۔ پریس ریلیز کے مطابق دونوں رہنماؤں نے مغربی ایشیا کی صورتحال پر اپنے خیالات کا تبادلہ کیا۔ انہوں نے خطے میں امن، سیکورٹی اور استحکام کو فروغ دینے کی کوششوں میں مسلسل تعاون اور ہم آہنگی کے عزم کا اعادہ کیا۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ یو اے ای کے صدر نے ہندوستان کی کامیاب برکس صدارت کیلئے وزیر اعظم کو مبارکباد دی۔

# پی آئی بی میڈیا دورے پر کشمیری صحافیوں کا چنئی کی تاریخی والاجہ جامع مسجد کی زیارت

(پی آئی بی)

پریس انفارمیشن بیورو کی جانب سے منعقدہ دورے پر چنئی پہنچنے والے جموں و کشمیر کے صحافیوں کے ایک وفد نے تاریخی والاجہ جامع مسجد کا دورہ کیا اور مسجد کی مذہبی، تاریخی، تعمیراتی اور ثقافتی اہمیت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ صحافیوں نے مقامی نمائندوں سے بات چیت کی اور مسجد کی تاریخی اہمیت کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ یہ مسجد چنئی کے اسلامی ورثے کی ایک اہم علامت سمجھی جاتی ہے۔ دورے کے دوران وفد کو علاقے کی روایات، طرزِ تعمیر اور متنوع ثقافتی روایات کو سمجھنے کا موقع ملا۔ والاجہ جامع مسجد، جسے مسجدِ انواری بھی کہا جاتا ہے، چنئی کی نمایاں تاریخی مساجد میں شمار ہوتی ہے اور اس کا تعلق کرناٹک کے نوابوں کے والاجہ خاندان سے ہے۔

# کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری ناردرن ریجن کا وفد لوک بھون سرینگر میں لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے ملاقی

کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) ناردرن ریجن کے ایک وفد جس کی قیادت اس کے چیئرمین پونیت کورا کر رہے تھے، نے آج لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے ملاقات کی۔ وفد میں چیئرمین سی آئی آئی جے اینڈ کے یوٹی کونسل اکرام علی شفیع، وائس چیئرمین سی آئی آئی جے اینڈ کے یوٹی کونسل سدھانت چودھری، ریجنل ڈائریکٹر آئی آئی ناردرن ریجن رچنا جندل اور ڈائریکٹر سی آئی آئی جے اینڈ کے یوٹی کونسل خورشید ڈار شامل تھے۔

# ڈی سی بڈگام کا چاڈورہ دورہ، ترقیاتی منصوبوں کی تیز رفتار اور معیاری تکمیل پر زور

## نئے بس اسٹینڈ، شاپنگ کمپلیکس، پلوں اور مجوزہ ریونیو کمپلیکس کا معائنہ کیا

انفو

بڈگام، 18 ستمبر: ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) بڈگام، اطہر عامر خان نے آج چاڈورہ کا تفصیلی دورہ کیا اور مختلف جاری و مجوزہ ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیا۔ دیگر منصوبوں کے علاوہ، ڈپٹی کمشنر نے نئے بس اسٹینڈ، نئے بس اسٹینڈ شاپنگ کمپلیکس،

مین پل، نئے فٹ برج اور مجوزہ ریونیو کمپلیکس (جس میں ایس ڈی ایم آفس اور تحصیل آفس شامل ہوں گے) کا معائنہ کیا۔ نئے بس اسٹینڈ کے معائنہ کے دوران، ڈپٹی کمشنر نے عوام کے لیے دستیاب سہولیات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے نئے بس اسٹینڈ شاپنگ کمپلیکس کا بھی معائنہ کیا اور وہاں جاری کام کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران، ڈپٹی کمشنر نے مین پل کا بھی دورہ کیا اور وہاں کیے جانے والے مرمتی کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے نئے فٹ برج کا بھی معائنہ کیا اور اس کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔

# کلسٹر یونیورسٹی نے NSQF سے ہم آہنگ ہنر مندی کے پروگراموں کے لیے NIELIT کے ساتھ یادداشتِ راہ و رسم (MoU) پر دستخط کیے

پریس ریلیز

سری نگر، 18 ستمبر: کلسٹر یونیورسٹی آف سری نگر (CUS) نے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (NIELIT) جموں و کشمیر کے ساتھ تین سال کی مدت کے لیے نیشنل اسکلز کوالیفیکیشنز فریم ورک (NSQF) سے ہم آہنگ ہنر مندی کی ترقی کے لیے ایک یادداشتِ راہ و رسم (MoU) پر دستخط کیے ہیں۔ یہ MoU سیکھنے والوں میں ڈیجیٹل ہنر مندی، روزگار کے مواقع اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کی تیاری کو مضبوط بنائے گا۔ یہ تعاون ٹیکنالوجی پر مبنی تعلیم کے لیے NIELIT ڈیجیٹل یونیورسٹی پلیٹ فارم کا استعمال کرے گا۔ یہ آن لائن، بلینڈڈ (مخلوط) اور دیگر باہمی اتفاق شدہ تدریسی طریقوں کی مدد کرے گا۔ اس MoU پر 15 ستمبر 2026 کو کلسٹر یونیورسٹی آف سری نگر میں دستخط کیے گئے۔ وائس چانسلر پروفیسر محمد

مبین کی موجودگی میں رجسٹرار پروفیسر (ڈاکٹر) ولایت حسین رضوی نے یونیورسٹی کی طرف سے اور NIELIT کے ڈائریکٹر عاشق حسین ڈار نے انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے دستخط کیے۔ کنٹرولر امتحانات پروفیسر خورشید احمد میر اور وائس چانسلر کے پی ایس ڈاکٹر عبید صدیق کے علاوہ دونوں اداروں کے سینئر نمائندے اس تقریب کے شاہد رہے۔ یہ شراکت داری مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence)، ڈیٹا سائنس (Data Science)، سائبر سیکیورٹی (Cyber Security) اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ (Cloud Computing) کے کورسز میں سہولت فراہم کرے گی۔ دیگر شعبوں میں انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT)، بلاک چین (Blockchain)، آگمینٹڈ و ورچوئل ریئلٹی (VR/AR)، سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجیز اور ڈیجیٹل گورننس شامل ہیں۔ یہ تعاون الیکٹرانکس، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے دیگر شعبوں کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ طلباء، فیکلٹی، عملہ، پیشہ ور افراد اور اہل سیکھنے والے ان پروگراموں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کریڈٹ کی منتقلی اور تعلیمی شمولیت متعلقہ ادارہ جاتی اور ضابطہ کاری کے قواعد کے مطابق ہوگی۔

# ڈپٹی کمشنر کپواڑہ نے HADP اور JKCIP کے تحت پیش رفت اور کسان خدمت گھروں کی کارکردگی کا جائزہ لیا

## کامن سروس سینٹرز (CSCs) کے ساتھ آن بورڈنگ، کرشی اودیمیوں (KUs) کی صلاحیت سازی خدمات کی فراہمی

انفو

کپواڑہ، 18 ستمبر: ڈپٹی کمشنر کپواڑہ، شری کانت سوسے نے آج ایک اجلاس کی صدارت کی جس میں ضلع میں کسان خدمت گھروں (KKGs) کے کام کاج کا جائزہ لیا گیا اور ہولسٹک ایگریکلچر ڈیولپمنٹ پروگرام (HADP) اور جموں و کشمیر کمپیٹیٹو نیس امپروومنٹ پروجیکٹ (JKCIP) کے تحت حاصل ہونے والی پیش رفت کا اندازہ لگایا گیا۔ اجلاس کے دوران، ڈپٹی کمشنر نے کسان خدمت گھر (KKG) مراکز کی فعال صورتحال کا جائزہ لیا، جس میں خاص طور پر ان کی کامن سروس سینٹرز (CSCs) کے ساتھ آن بورڈنگ، کرشی اودیمیوں (KUs) کی صلاحیت سازی،

خدمات کی فراہمی اور آمدنی کی پیداوار پر توجہ مرکوز کی گئی۔ HADP اور JKCIP کے تحت طے شدہ کلیدی کارکردگی کے اشاریوں (KPIs) کے مقابلے میں ضلع کی کارکردگی کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس جائزے میں درج شدہ کسانوں کی جانب سے کورس کی تکمیل، منظور شدہ یونٹوں کا قیام، OTA ایپلی کیشن کے ذریعے قائم شدہ یونٹوں کی ٹریکنگ، جاری کردہ فنڈز کا استعمال، KKG لیول-2 کے تحت کسان اور فارم کی رجسٹریشن، KKG لیول-3 کے تحت ای-کے وائی سی (e-KYC) کی تکمیل، کرشی اودیمیوں کی جانب سے روزانہ کی رپورٹنگ، منظور شدہ کیسوں کے بدلے کریڈٹ کی تقسیم، کریڈٹ درخواستوں کی منظوری، منتخب بلاکس میں JKCIP کی کوریج اور پروجیکٹ کے تحت منظوریاں شامل تھیں۔

# جموں میں سالگرہ کی تقریب کے دوران ایک نوجوان کا قتل، 2 گرفتار

## معمولی جھگڑے کے بعد 35 سالہ شخص پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کیا گیا

(یو این آئی)

جموں کے لوئر روپ نگر علاقے میں سالگرہ کی تقریب کے دوران مبینہ طور پر جھگڑے کے بعد 35 سالہ شخص کو تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر کے قتل کر دیا گیا۔ پولیس نے معاملے میں دو افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق واقعہ جمعرات کی دیر رات پیش آیا، جب چند دوست سڑک کنارے گاڑی کھڑی کر کے نیرج کمار عرف انشو کی سالگرہ منا رہے تھے۔ تقریب کے دوران نیرج کے چہرے پر کیک لگانے کے معاملے پر ان کے درمیان بحث شروع ہو گئی۔ بحث کے دوران غصے میں نیرج نے سامبا ضلع کے باری برہمنہ کے رہنے والے پون کمار پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر دیا۔ شدید زخمی پون کو فوری طور پر گورنمنٹ میڈیکل کالج اسپتال، جموں منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعے کے بعد ملزم اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ موقع سے فرار ہو گیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے ہتھیار کی تلاش اور ملزمان کی گرفتاری کے لیے کارروائی تیز کر دی۔ دیر رات کی گئی کارروائی کے دوران دو افراد کو گرفتار کر لیا گیا اور معاملے کی تفتیش جاری ہے۔

# نوہٹہ میں درگاہِ میر سید تاج الدین ہمدانیؒ کا انتظام وقف بورڈ کی سپرد

## ڈاکٹر درخشان اندرابی نے درگاہ کا انتظامی کنٹرول باضابطہ طور پر سنبھال لیا

(نیوز ڈیسک)

چیئرپرسن جموں و کشمیر وقف بورڈ، ڈاکٹر سید درخشان اندرابی نے آج نوہٹہ، سری نگر میں واقع متبرک درگاہ فیض پناہ میر سید تاج الدین ہمدانیؒ پر حاضری دی اور جموں و کشمیر وقف بورڈ کی جانب سے درگاہ کا انتظامی کنٹرول باضابطہ طور پر سنبھال لیا۔ ڈاکٹر اندرابی کے ہمراہ ممبر، جموں و کشمیر وقف بورڈ محمد سید حقانی، ایگزیکٹو مجسٹریٹ

تحصیلدار اشتیاق محی الدین، اور بورڈ کے دیگر اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ قابل ذکر ہے کہ مذکورہ درگاہ ایک وقف جائیداد ہے جسے حکومت کی جانب سے باقاعدہ طور پر وقف جائیداد کے طور پر نوٹیفائی کیا گیا ہے۔ انتظامی کنٹرول باضابطہ طور پر سنبھالنے کے بعد اب اس درگاہ کو جموں و کشمیر وقف بورڈ کی براہ راست نگرانی میں ایک روحانی اور عوامی عقیدت کے مرکز کے طور پر لایا گیا ہے۔ انتظام سنبھالنے کے بعد ڈاکٹر اندرابی نے درگاہ کے موجودہ بنیادی ڈھانچے کا تفصیلی جائزہ لیا اور زائرین و عقیدت مندوں کے لیے موجود سہولیات اور انتظامات کا بھی معائنہ کیا۔

# اوڑی قومی شاہراہ 20 ستمبر کو ٹریفک کیلئے بند رہے گی

(نیوز ڈیسک)

اوڑی قومی شاہراہ کو پہاڑی کٹائی کے کام کے پیش نظر 20 ستمبر 2026 کو گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے عارضی طور پر بند رکھا جائے گا۔ اس سلسلے میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ اوڑی کی جانب سے باضابطہ حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ حکم نامے کے مطابق 53 آر سی سی (جی آر ای ایف) کے آفیسر کمانڈنگ کی درخواست پر شاہراہ کو بند رکھنے کی اجازت دی گئی ہے تاکہ سڑک کے متعلقہ حصے میں پہاڑی کٹائی کا کام محفوظ طریقے سے انجام دیا جا سکے۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے عام لوگوں، مسافروں اور ٹرانسپورٹ آپریٹروں کو مشورہ دیا ہے کہ شاہراہ بند رہنے کے دوران متبادل راستے کے طور پر بندی۔ پرن پیلن۔ ڈاچی روٹ کا استعمال کریں۔ حکم نامے میں متعلقہ تعمیراتی ایجنسی کو ہدایت دی گئی ہے کہ پہاڑی کٹائی کا کام مکمل ہونے کے فوراً بعد شاہراہ کو گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے کھول دیا جائے۔ تاہم شاہراہ کھولنے سے قبل جائے وقوعہ کی ضروری حفاظتی جانچ اور مسافروں کیلئے راستہ محفوظ ہونے کی تصدیق لازمی قرار دی گئی ہے۔ اوڑی قومی شاہراہ کو اتوار، 20 ستمبر 2026 کو بند رکھا جائے گا

# کے پی ڈی سی ایل (KPDCL) کی جانب سے بجلی کی بندش کی اطلاع

انفو

سری نگر، 18 ستمبر: چیف انجینئر، ڈسٹری بیوشن، کے پی ڈی سی ایل نے اطلاع دی ہے کہ 33 کے وی لسی پورہ-لانڈورہ لائن کی بندش کی جائے گی، جس کے باعث لانڈورہ، ہرمن، حاجی پورہ، ہاٹ لائن ہرمن، ہسپتال، منتری بوغ، چکورہ، واچی، اگلو، فریسل، موہن اور ملحقہ علاقوں کی بجلی کی فراہمی 20، 24 اور 28 ستمبر 2026 کو صبح 00:09 بجے سے دوپہر 00:03 بجے تک متاثر رہے گی۔ اسی طرح، 33 کے وی کائی پورہ-پنجورہ لائن کی بندش کی جائے گی، جس کی وجہ سے ٹاؤن اڑہامہ، پنجورہ، کلورہ، امام صاحب، وہل، نوگام، ریشی نگری، پہنو، زوورہ، شیرمال، مہان پورہ، چودھری گنڈ، بمنی پورہ اور ملحقہ علاقوں کی بجلی کی فراہمی 22، 26 اور 30 ستمبر 2026 کو صبح 00:09 بجے سے دوپہر 00:03 بجے تک متاثر رہے گی۔

# قومی و بین الاقوامی خبریں

## بھارت پر 100 فیصد ٹیرف کے نفاذ کا راستہ صاف

واشنگٹن ڈی سی: وائٹ ہاؤس نے اعلان کیا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ (مقامی وقت) کو لنڈسے اوگراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ آف '2026' پر دستخط کر کے اسے قانون کی شکل دے دی ہے۔ یہ قانون سازی روس کے خلاف قانونی پابندیوں، ٹیرف اور دیگر قدغنوں کے دائرہ کار کو وسیع کرتی ہے اور ایران پر عائد موجودہ پابندیوں کی مدت میں توسیع کرتی ہے۔

جمعہ کو منظور ہونے والا قانون امریکی صدر کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ان ممالک کی مصنوعات پر 100 فیصد تک ٹیرف عائد کر سکیں جو روسی خام تیل یا قدرتی گیس کی خریداری اور پابندیوں سے بچنے سے متعلق مخصوص معیارات پر پورا اترتے ہیں۔

یہ قانون سازی روسی حکام، مالیاتی اداروں، دفاعی نیٹ ورکس اور ملک کے نام نہاد شیڈو فلیٹ (بحری جہازوں کا وہ خفیہ بیڑہ جو مغربی پابندیوں سے بچتے ہوئے توانائی کی ترسیل کے لیے استعمال ہوتا ہے) کو بھی ہدف بناتی ہے۔ اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد ایران پر پابندیوں کے قانون کی مدت میں بھی پانچ سال کی توسیع ہو گئی ہے۔

یہ بل اگست میں امریکی سینیٹ سے 11 کے مقابلے میں 86 ووٹوں اور اس ہفتے کے اوائل میں ایوانِ نمائندگان سے 159 کے مقابلے میں 262 ووٹوں سے منظور کیا گیا تھا۔ اس کا نام آنجہانی ریپبلکن سینیٹر لنڈسے گراہم کے نام پر رکھا گیا ہے، جو اس قانون سازی کے اہم حامی تھے۔

اس قانون کی ایک اہم شق صدر کو اختیار دیتی ہے کہ وہ روسی خام تیل یا قدرتی گیس درآمد کرنے والے پانچ بڑے ممالک کے ساتھ ساتھ ان ممالک پر بھی 100 فیصد تک ٹارگٹڈ ٹیرف (مخصوص محصولات) عائد کر سکیں جو روسی تیل پر عائد پابندیوں سے بچنے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ قانون خود بخود کسی مخصوص ملک پر 100 فیصد ٹیرف عائد نہیں کرتا۔

یہ قانون خاص طور پر بھارت اور چین کے لیے اہم ہے، جو روسی خام تیل کے بڑے خریدار ہیں۔ یہ قانون سازی ان ممالک کی درآمدات پر ممکنہ ٹیرف کے نفاذ کی راہ ہموار کرتی ہے جو روسی توانائی کی بڑی

## ٹرمپ کا گرین لینڈ میں امریکی فوجی موجودگی بڑھانے کا معاہدہ، جزیرہ ڈنمارک کی ہی ملکیت رہے گا

واشنگٹن: صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعہ کو اعلان کیا کہ انہوں نے گرین لینڈ میں امریکی فوجی موجودگی بڑھانے کے لیے ڈنمارک کے ساتھ ایک معاہدہ طے کر لیا ہے۔ یہ پیش رفت نیٹو اتحادی ملک سے اس جزیرے کو زبردستی حاصل کرنے کی دھمکیوں کے کئی ماہ بعد سامنے آئی ہے۔ معاہدے کے تحت، آرکٹک کا یہ علاقہ ڈنمارک کے کنٹرول میں ہی رہے گا۔

سوشل میڈیا پر معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ یہ معاہدہ امریکہ کو گرین لینڈ میں سیکیورٹی اور دیگر تمام ضروریات پر مستقل اختیار دیتا ہے اور امریکہ کے بہت سے خدشات کو مکمل طور پر دور کرتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس معاہدے کے ساتھ ہی ان کی انتظامیہ معدنیات سے مالا مال ڈنمارک کے اس علاقے میں نمایاں فوجی موجودگی قائم کرنے کا عمل فوری طور پر شروع کر دے گی۔

یہ معاہدہ امریکہ، گرین لینڈ اور ڈنمارک کے حکام کے درمیان پس پردہ کئی ماہ تک جاری رہنے والی بات چیت کے بعد طے پایا ہے، جس کا مقصد اس علاقے کے حوالے سے ٹرمپ کے سیکیورٹی خدشات کو دور کرنا تھا۔ گرین لینڈ کی آبادی تقریباً 56 ہزار رہائشیوں پر مشتمل ہے۔

گرین لینڈ کا معاملہ ٹرمپ کے لیے کافی حد تک پس منظر میں چلا گیا تھا کیونکہ وہ وینزویلا کے سابق صدر نکولس مادورو کو ہٹانے کے لیے فوجی مہم اور ایران کے ساتھ ممکنہ تنازعے میں اسرائیل کی حمایت میں مصروف تھے۔

اس معاہدے کے اعلان کے ساتھ ٹرمپ وسط مدتی انتخابات سے قبل خارجہ پالیسی کی ایک کامیابی کا دعویٰ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ایران کے ساتھ چھ ماہ سے جاری تنازعے نے انتخابی منظرنامے کو تبدیل کر دیا ہے، جس سے غیر ملکی تنازعات سے بچنے کے ٹرمپ کے انتخابی وعدے کو زبردست نقصان پہنچا ہے اور کانگریس میں معمولی اکثریت برقرار رکھنے کی کوشش کرنے والے ریپبلکنز کے لیے چیلنج پیدا ہو گیا ہے۔

ڈنمارک کی وزیر اعظم میٹے فریڈرکسن کے دفتر نے بھی بیان جاری کیا ہے کہ اس معاہدے پر اگلے ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران تینوں حکومتیں دستخط کریں گی۔ تاہم، اس کے نفاذ سے قبل ڈنمارک اور گرین لینڈ کی حکومتوں کو پارلیمانی کارروائی مکمل کرنا ہوگی۔ ایک بیان میں کہا گیا کہ یہ معاہدہ گرین لینڈ اور ڈنمارک کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کو تسلیم کرتا ہے اور عوام کے حق خودارادیت کی حمایت کرتا ہے۔

رین لینڈ کے وزیر اعظم جینز فریڈرک نیلسن نے کہا کہ یہ معاہدہ تینوں حکومتوں کے لیے فائدہ مند ہے اور گرین لینڈ کے مفادات کو بھی تسلیم کرتا ہے۔ گزشتہ سال وائٹ ہاؤس میں اپنی واپسی پر، ٹرمپ نے ڈنمارک سے کہا تھا کہ وہ یہ جزیرہ امریکہ کو فروخت کر دے، اور اس بات پر زور دیا تھا کہ گرین لینڈ امریکی سلامتی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ فوجی طاقت کے ذریعے جزیرے پر قبضہ کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ ٹرمپ کی یہ دھمکی ایسے ملک کو دی گئی تھی جو نیٹو میں امریکہ کا اتحادی ہے۔

ڈنمارک اور گرین لینڈ نے بارہا کہا کہ یہ جزیرہ فروخت کے لیے نہیں ہے۔ دونوں حکومتوں نے وہاں امریکی انٹیلی جنس سرگرمیوں کی اطلاعات کی مذمت کی۔ روس اور بیشتر یورپی ممالک نے بھی گرین لینڈ کے حوالے سے امریکی کوششوں کی سخت مخالفت کی تھی۔

تاہم، جمعہ کو ٹرمپ کے اعلان سے اشارہ ملا کہ شاید کوئی معاہدہ طے پا گیا ہے، جس سے ممکنہ طور پر وہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے جسے ڈنمارک اپنے وجود کے لیے خطرہ سمجھتا تھا۔

ٹرمپ نے اپنی پوسٹ میں کہا، ہم اس وسیع اور انتہائی اسٹریٹجک علاقے کے شاندار مستقبل کے لیے ڈنمارک اور گرین لینڈ کے بہترین لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہم اس کا مکمل تحفظ کریں گے!

ٹرمپ کا دعویٰ تھا کہ روس اور چین کی جانب سے درپیش خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے امریکہ کو گرین لینڈ کی ضرورت ہے۔ انہوں نے جزیرے کے ساحل کے قریب چینی اور روسی فوجی دستوں کی موجودگی کے بارے میں بارہا غلط دعوے کیے۔ محکمہ خارجہ کے ایک عہدیدار کے مطابق، اس معاہدے کے تحت گرین لینڈ میں نیٹو کے علاوہ کسی اور کے فوجی اڈے قائم کرنے کی ممانعت ہے، مخالفین کی سرمایہ کاری کو محدود کیا

## پاکستان کے خیبر پختونخوا میں نمازِ جمعہ کے دوران خودکش دھماکہ، 16 افراد جاں بحق

پشاور: پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع کوہاٹ میں نماز جمعہ کے دوران ایک مسجد کے قریب ہونے والے طاقتور خودکش دھماکے میں کم از کم 16 افراد جاں بحق اور 50 سے زائد زخمی ہو گئے۔ جاں بحق افراد میں پانچ پولیس اہلکار اور 11 عام شہری شامل ہیں۔ دھماکے کے بعد فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا، جبکہ پولیس کے مطابق ایک اور خودکش دھماکا اسپیشل برانچ کی عمارت میں بھی ہوا۔

یہ افسوسناک واقعہ کوہاٹ کے پرانے پولیس لائنز کے قریب واقع مسجد میں پیش آیا، جو خیبر پختونخوا کے دارالحکومت پشاور سے تقریباً 60 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ نماز جمعہ کے وقت مسجد میں بڑی تعداد میں نمازی موجود تھے، جس کے باعث حملے میں زیادہ تر زخمی ہونے والے افراد عام عبادت گزار ہیں۔ صوبائی پولیس چیف ذوالفقار حامد کے مطابق ابتدائی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ حملہ آور نے بارودی مواد سے بھری گاڑی مسجد کے احاطے کے دروازے سے ٹکرا دی، جس کے بعد زوردار دھماکا ہوا۔

انہوں نے بتایا کہ دھماکے کے بعد دہشت گردوں اور سکیورٹی اہلکاروں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔ پولیس چیف کے مطابق "گاڑی گیٹ سے ٹکرائی اور اس کے بعد دھماکا ہوا، فائرنگ بھی ہوئی۔" ان کے مطابق دہشت گردوں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے کے دوران اسپیشل برانچ کی عمارت میں بھی ایک اور خودکش دھماکہ ہوا۔

دھماکے کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے نتیجے میں مسجد کی چھت منہدم ہو گئی جبکہ مسجد کے باہر زمین میں گہرا گڑھا بھی پڑ گیا۔ دھماکے کے بعد مسجد کے اندر ہر طرف ملبہ بکھر گیا۔ ابتدائی اطلاعات اور جائے وقوعہ کی ویڈیوز میں نمازیوں کی لاشیں مسجد کے اندر پڑی ہوئی دکھائی دیں۔ متاثرہ مقام پر ریسکیو اہلکاروں نے فوری طور پر کارروائی شروع کی اور ملبے میں پھنسے افراد کو نکالنے کی کوشش کی۔

میڈیا رپورٹ کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ طاہر علی شاہ کے حوالے سے بتایا کہ دھماکے کے بعد اسپتال میں 15 لاشیں اور 50 سے زائد زخمی لائے گئے۔ زخمیوں میں بڑی تعداد ان نمازیوں کی ہے جو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد میں موجود تھے۔ ریسکیو حکام کے مطابق اطلاع ملتے ہی ریسکیو ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ متعدد زخمیوں کو

## سرینگر-جموں شاہراہ پر بی ایس ایف کی گاڑی الٹ گئی، پانچ اہلکار زخمی

رام بن: جموں و کشمیر کے رام بن ضلع میں ہفتہ کو بارڈر سکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے اہلکاروں کو لے جا رہی ایک گاڑی الٹ گئی، جس کے نتیجے میں کم از کم پانچ اہلکار زخمی ہو گئے۔

پولیس حکام نے تصدیق کی کہ بی ایس ایف کی یہ گاڑی جموں جانے والے قافلے کا حصہ تھی اور یہ حادثہ سرینگر جموں قومی شاہراہ (NH-44) پر چمبا-سیری کے قریب پیش آیا۔ حادثے کے فوراً بعد بچاؤ کارروائی شروع کی گئی اور زخمی اہلکاروں کو فوری طور پر اسپتال پہنچایا گیا۔ زخمی ہونے والے اہلکاروں میں سب انسپکٹر گھر سنگھ، ڈرائیور شمیم احمد، کانسٹیبل سنیل کمار، پرشتوم کمار اور چندن یادو شامل ہیں۔

حکام نے بتایا کہ شمالی کشمیر کے کپوارہ ضلع کے رہنے والے ڈرائیور شمیم احمد کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس نے اس ضمن میں معاملہ درج کر کے مزید کارروائی شروع کر دی ہے۔

واضح رہے کہ جموں کشمیر کے پہاڑی علاقوں خاص کر سرینگر جموں قومی شاہراہ پر ہر سال ٹریفک حادثات میں سینکڑوں افراد کی جانیں تلف ہوتی ہیں۔ وہیں ان حادثات میں پولیس، نیم فوجی دستوں اور فوجی گاڑیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ گرچہ حکام کا ماننا ہے کہ بیشتر حادثات ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی خاص کر تیز رفتاری اور اوورٹیکنگ کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں تاہم بعض اوقات گاڑیوں میں خرابی، خستہ حال سڑکوں کی وجہ سے بھی رونما ہوتے ہیں۔

## ہندوستان اور پاکستان کی بحری افواج کا ٹکراؤ کب کب ہوا اور کون غالب آیا؟

حیدرآباد: بھارت نے (16 ستمبر 2026) کو نئی دہلی میں پاکستان کے ہائی کمیشن کو وزارت خارجہ (MEA) میں طلب کیا اور سمندر میں پاکستانی نیوی یونٹس کے ناقابل قبول اور غیر پیشہ ورانہ رویے پر شدید احتجاج درج کرایا، جس کی وجہ سے انڈین نیوی کی ایک یونٹ کے ساتھ ٹکر ہوئی۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق، 15 ستمبر کو بھارت اور پاکستان کی نیوی کے جہاز شمالی بحیرۂ عرب میں ٹکرا گئے تھے۔ یہ ٹکر مئی 2025 میں چار دن کی جنگ کے بعد دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان پہلی براہ راست فوجی مڈبھیڑ ہے، جب بھارت نے پاکستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملے کیے تھے اور بعد میں پاکستانی فوج کے ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا تھا۔

1983: 1983 میں، ایک بھارتی کاشین II کلاس کے ڈسٹرائر (تباہ کن جنگی جہاز) نے ایک پاکستانی اٹلانٹک (Atlantique) طیارے پر تقریباً فائرنگ کر دی تھی۔

1995: اگست 1995 میں، پاکستان نیوی کے الویٹ (Allouette) ہیلی کاپٹروں نے جکارتہ کی تجونگ پریاک بندرگاہ پر لنگر انداز ایک بھارتی جنگی جہاز کے اوپر بہت نیچی اور خطرناک پرواز کی تھی۔ اس وقت پاکستان اور بھارت کی بحریہ کو انڈونیشیا کے بین الاقوامی فلیٹ ریویو میں مدعو کیا گیا تھا۔

1996: 1996 میں، بحیرۂ عرب میں پاکستان نیوی کی سالانہ سی اسپارک مشقوں کی نگرانی کرنے والے انڈین نیوی کے سی کنگ ہیلی کاپٹر اور پاکستان نیوی کے SA316B الویٹ III ہیلی کاپٹر کے درمیان فضا میں ٹکراؤ کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔

## پونچھ کے ضلع اسپتال میں آتشزدگی، مریض اور عملہ محفوظ

پونچھ: جموں و کشمیر کے پونچھ میں آج بروز سنیچر ضلع اسپتال کے ایک حصے میں آگ لگنے کے بعد خوف و ہراس پھیل گیا۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ اسپتال کے عملے اور فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کی فوری کارروائی کی بدولت آگ پر قابو پا لیا، جس کی وجہ سے یہ مریضوں کے وارڈز تک نہیں پھیل سکی۔ حکام نے بتایا کہ اس واقعے میں کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

حکام کے مطابق، آگ صبح تقریباً آٹھ بجے اسپتال کے لیبر روم کے باہر پھینکے گئے کچرے میں لگی اور تیزی سے پھیل گئی، جس نے پاس ہی موجود ایک کمرے کی کھڑکیوں کو اپنی زد میں لے لیا جہاں اسپتال کا غیر استعمال شدہ سامان رکھا ہوا تھا۔

حکام نے مزید بتایا کہ آگ کا پتہ چلتے ہی اسپتال کے عملے نے فوری طور پر اسے بجھانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ آگ حادثاتی طور پر لگی تھی اور ابتدائی طور پر تیزی سے پھیلی۔ اسپتال کے عملے نے فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز اور پولیس کو مطلع کرنے کے ساتھ ہی فوری طور پر آگ پر قابو پانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ فائر ٹینڈر کو فوری طور پر اسپتال روانہ کیا گیا اور وقت پر آگ پر قابو پا لیا گیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ متاثرہ کمرہ اسپتال کے وارڈز سے تقریباً 10 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے، اور عملے کی فوری کارروائی اور مستعدی نے آگ کو مریضوں کے حصوں تک پھیلنے سے روک دیا۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اسپتال کو کوئی بڑا نقصان نہیں پہنچا ہے، البتہ چند کھڑکیاں جل گئیں اور کچھ پرانا اسٹاک خراب ہو گیا۔

انہوں نے بتایا کہ اسپتال کا فائر سیفٹی سسٹم بھی متحرک کر دیا گیا تھا۔ حکام نے بتایا کہ آگ لگنے سے خوف و ہراس پھیل گیا تھا، اور احتیاطی تدبیر کے طور پر کئی مریضوں کو ان کے تیمارداروں نے محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا۔ متاثرہ حصے سے دھوئیں کے گہرے بادل اٹھتے ہوئے

## دہلی عدالت کا ہمنتا بسوا سرما اور نشی کانت دوبے کے معاملے میں پولیس سے جواب طلب

نئی دہلی: دہلی کی راؤز ایونیو عدالت نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما اور بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کے خلاف مبینہ نفرت انگیز بیانات سے متعلق درخواستوں پر پولیس کے طرزِ عمل اور کارروائی پر وضاحت طلب کی ہے۔ عدالت نے ہمنتا بسوا سرما سے متعلق معاملے میں ویلکم اور بھجن پورہ تھانوں کے ایس ایچ اوز کو ذاتی طور پر عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت دی، جبکہ نشی کانت دوبے سے متعلق درخواست میں سائبر ڈسٹرکٹ سائبر پولیس اسٹیشن سے ایکشن ٹیکن رپورٹ (اے ٹی آر) طلب کی گئی ہے۔ دونوں معاملات کی اگلی سماعت 13 اکتوبر کو مقرر کی گئی ہے۔

یہ درخواستیں سماجی کارکن ہرش مندر کی جانب سے دائر کی گئی ہیں، جن میں دونوں سیاسی رہنماؤں کے مبینہ بیانات کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ عدالت نے اگست میں بھی دہلی پولیس سے یہ واضح کرنے کو کہا تھا کہ آیا شکایت میں قابلِ دست اندازی پولیس جرم بنتا ہے، کیا پولیس کے پاس ایف آئی آر درج کرنے کے لیے قانونی بنیاد موجود ہے اور معاملے کا کوئی حصہ دہلی کے علاقائی دائرۂ اختیار میں آتا ہے یا نہیں۔

ہمنتا بسوا سرما کے خلاف شکایت سے متعلق ویلکم پولیس اسٹیشن کی رپورٹ میں کہا گیا کہ جس ویڈیو کو شکایت کی بنیاد بنایا گیا ہے، اس کا تعلق بھجن پورہ پولیس اسٹیشن کے دائرۂ اختیار سے ہے۔ اس کے بعد شکایت بھجن پورہ تھانے کو منتقل کر دی گئی۔ تاہم عدالت کے سامنے یہ بات سامنے آئی کہ بھجن پورہ پولیس نے اس سے قبل یہی شکایت ویلکم پولیس اسٹیشن کو واپس منتقل کر دی تھی۔

عدالت نے اس صورت حال پر سوال اٹھاتے ہوئے مشاہدہ کیا کہ دونوں پولیس اسٹیشنوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ شکایت ایک تھانے سے دوسرے تھانے منتقل کرنے کے لیے کس قانونی دفعہ یا اختیار کا استعمال کیا گیا۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ پولیس رپورٹس میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ شکایت میں لگائے گئے الزامات سے بادی النظر میں کوئی جرم بنتا ہے یا نہیں۔ اسی وجہ سے عدالت نے ویلکم اور بھجن پورہ دونوں تھانوں کے ایس ایچ اوز

## مدھیہ پردیش میں بڑا اسٹرک حادثہ، نالے میں کار ڈوبنے سے آٹھ لوگوں کی موت

آگر مالوا: مدھیہ پردیش کے ضلع آگر مالوا میں برساتی نالے میں کار کے بہہ جانے سے آٹھ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہاں کے نل کھیڑا میں عقیدت مندوں سے بھری ایک کار بپھرے ہوئے برساتی نالے کو پار کرتے وقت اچانک بہہ گئی۔ اس حادثے میں کار میں سوار آٹھ عقیدت مندوں کی موت ہو گئی۔ ہلاک ہونے والوں میں تین بچے، دو خواتین اور تین مرد شامل ہیں۔

اطلاعات کے مطابق، سنیچر کے روز کار سوار افراد قریبی بگلا مکھی مندر سے درشن کر کے لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران برساتی نالے کو پار کرتے وقت ان کی کار تیز بہاؤ میں بے قابو ہو گئی۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا کہ کسی کو بھی سنبھلنے کا موقع نہیں ملا۔ ابتدائی جانکاری کے مطابق، حادثے کے بعد کار سے تقریباً آٹھ افراد کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ فی الحال ان تمام افراد کی شناخت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

واقعے کی اطلاع ملتے ہی دیہاتی، پولیس اور انتظامی افسران موقع پر پہنچ گئے اور ریسکیو (امدادی کارروائی) شروع کر دی، لیکن اب تک کسی کے زندہ بچنے کا کوئی اثر نظر نہیں آیا ہے۔ لاشوں کو نکالنے کے بعد کار کو رسی کے ذریعے باہر کھینچا جا رہا ہے، جس میں مزید لاشیں ہو سکتی ہیں۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ کار میں کل کتنے لوگ سوار تھے۔ پولیس کے مطابق،

ہلاک شدگان آگر مالوا کے نل کھیڑا میں لکھوندر ندی کے کنارے واقع بگلا مکھی مندر سے درشن کر کے لوٹ رہے تھے۔ یہاں ملک بھر سے زائرین آتے ہیں۔

ایس پی دلیپ سونی نے ای ٹی وی بھارت کے نمائندے سے بات چیت میں آٹھ ہلاکتوں کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ XX مرنے والوں میں سے سات افراد اوڈیشہ کے رہنے والے ہیں اور کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد ان کے گھروں کا پتہ لگا کر لواحقین کو مطلع کیا جائے۔ گاڑی کا ڈرائیور بنیادی طور پر بڑود علاقے کا رہنے والا تھا اور اجین میں ایک ٹریول ایجنسی سے وابستہ تھا۔ اس حادثے میں اس کی بھی موت ہو گئی ہے ابتدائی جانکاری کے مطابق، یہ خاندان اوڈیشہ سے اجین گھومنے آیا تھا، جس کے بعد کار کے ذریعے سبھی لوگ بگلا مکھی مندر نل کھیڑا گئے تھے، وہاں سے لوٹتے وقت یہ حادثہ پیش آیا۔

جس علاقے میں یہ حادثہ پیش آیا، وہاں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران تقریباً 4 انچ کی ریکارڈ توڑ بارش درج کی گئی ہے۔ رات دیر گئے شروع ہونے والی مسلسل بارش کی وجہ سے بگلا مکھی مندر کے پاس سے گزرنے والے برساتی نالے میں طغیانی ہے اور پل پار کرنے کے بعد ہی مندر آیا اور جایا جا سکتا ہے۔

# ٹھنڈی لسی پیتے ہی پیٹ کیوں پھول جاتا ہے اور گڑگڑ کیوں شروع ہو جاتی ہے؟

**ڈاکٹر مبشر خان**

گرمی کے موسم میں ہر کوئی دھوپ اور تپش سے بچنے کے لیے ٹھنڈی لسی پینا پسند کرتا ہے۔ لسی پینے سے جسم میں پانی کی کمی تو پوری ہوتی ہے لیکن بہت سے لوگوں کے ساتھ یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ ٹھنڈی لسی پیتے ہی ان کا پیٹ پھول جاتا ہے، گیس بن جاتی ہے اور بھاری پن محسوس ہونے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جسم کے اندرونی درجہ حرارت اور اچانک ٹھنڈے مشروب کے درمیان فرق نظامِ ہضم پر اثر ڈالتا ہے۔ 'پروبائیوٹکس اینڈ اینٹی مائیکروبیل پروٹینز' نامی جریدے میں شائع ہونے والی تحقیق میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ جسم کے اندر اچانک سرد درجہ حرارت کا پہنچنا معدہ خالی ہونے کے عمل کو سست کر سکتا ہے جس کا مطلب ہے کہ خوراک ہاضمے کے نظام سے زیادہ سست رفتاری سے گزرتی ہے۔ اس اچانک لگنے والے ٹھنڈے جھٹکے کی وجہ سے ہمارے پیٹ کی نالیاں سکڑ جاتی ہیں اور کھانا ہضم ہونے کا عمل سست ہو جاتا ہے۔ جب کھانا آہستہ ہضم ہوتا ہے تو پیٹ میں گیس پھنس جاتی ہے اور اگر لسی خالی پیٹ پی جائے تو حالت اور زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ لسی میں ڈالی گئی چینی خون میں شوگر کی مقدار کو بھی فوراً بڑھا دیتی ہے۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ ٹھنڈی لسی پیٹ پھولنے کا سبب بن رہی ہے تو آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور اس سے کیسے بچا جائے؟ ایک اور بڑی وجہ دودھ اور دہی میں پائی جانے والی ایک قدرتی چیز ہے جسے لیکٹوز کہتے ہیں۔ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کا معدہ دودھ یا دہی کو ہضم نہیں کر پاتا۔ جب یہ لسی پیٹ میں جاتی ہے تو ہضم نہ ہونے کی وجہ سے وہاں سڑنے لگتی ہے جس سے پیٹ میں مروڑ، گیس اور بھاری پن شروع ہو جاتا ہے۔ انٹرنیشنل ڈیری جرنل میں شائع ہونے والی تحقیق اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ بالغ آبادی کا تقریباً 70 فیصد حصہ ڈیری (دودھ کی مصنوعات) کو مؤثر طریقے سے ہضم کرنے کے قابل نہیں ہے اور وہ معدے کی علامات کا شکار ہو سکتے ہیں، جو بے سکونی کا سبب بن سکتی ہیں۔ ویسے تو لسی صحت کے لیے اور معدے کے لیے بہت اچھی مانی جاتی ہے کیونکہ اس میں ایسے اچھے جراثیم یعنی پروبائیوٹکس ہوتے ہیں جو ہاضمے کو درست رکھتے ہیں۔ لیکن خرابی تب پیدا ہوتی ہے جب ہم بہت زیادہ ٹھنڈی لسی، بہت زیادہ مقدار میں یا غلط وقت پر پی لیتے ہیں۔ خاص طور پر جب کسی بھاری کھانے کے فوراً بعد پی جائے، یا شام کے وقت دیر سے پی جائے تو معدہ پہلے ہی تھکا ہوا ہوتا ہے اور لسی ہضم نہیں ہو پاتی۔ دودھ یا دہی سے بنی چیزیں کھانے کے آدھے گھنٹے سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر اگر پیٹ میں گیس بن جائے یا پیٹ پھول جائے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کا جسم دودھ اور دہی کو ہضم نہیں کر پا رہا۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ اگر آپ لسی کے فائدے اٹھانا چاہتے ہیں اور پیٹ کی خرابی سے بھی بچنا چاہتے ہیں تو لسی کو بہت زیادہ ٹھنڈا یا برف والا نہ بنائیں۔ لسی عام درجہ حرارت پر ہونی چاہیے تاکہ پیٹ کو ٹھنڈا جھٹکا نہ لگے۔ لسی ہمیشہ کم مقدار میں پییں، اس میں چینی کم رکھیں اور ہاضمے کو اچھا کرنے کے لیے اس میں پودینہ یا بھنا ہوا زیرہ ملا لیں۔ جن لوگوں کا ہاضمہ بہت زیادہ حساس ہے، وہ لسی کی جگہ پتلی چھاچھ کا استعمال کر سکتے ہیں تاکہ گرمی بھی دور ہو جائے اور پیٹ بھی خراب نہ ہو۔

# گردے میں پتھری کی بڑی وجہ اس وٹامن کی زیادتی ہے

**ڈاکٹر سلیم**

کہا جاتا ہے کہ قوتِ مدافعت بڑھانے کیلئے "وٹامن سی" سب سے ضروری وٹامنز میں سے ایک ہے، تقریباً تمام پھلوں اور سبزیوں میں یہ وافر مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ یہ نہ صرف زخموں کو بھرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے بلکہ ہماری ہڈیوں کو صحتمند بنانے کے ساتھ ساتھ دماغ کے افعال کو بھی بہتر کرتا ہے۔

## وٹامن سی کیوں ضروری ہے؟

وٹامن سی ایک اہم غذائیت ہے جو قوتِ مدافعت بڑھانے والی خصوصیات رکھتا ہے، یہ انفیکشن کو روکنے اور کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ماہرین مون سون میں بیکٹیریا اور وائرس سے تحفظ کے لیے وٹامن سی سے بھرپور کھانوں کو اپنی غذا میں شامل کرنے پر زور دیتے ہیں۔ لیموں میں پایا جانے والا وٹامن سی قوت مدافعت بڑھانے اور مون سون کے موسم میں پیدا ہونے والے مختلف انفیکشنز سے بچانے میں خاص طور پر مؤثر ہے۔ لیکن خیال رہے کسی بھی چیز کی زیادتی بڑے نقصان سے دوچار کرنے کا سبب بھی بن سکتی ہے، وٹامن سی کی زیادتی انسانی جسم کے نظام کو بہت بری طرح متاثر کرتی ہے۔

## وٹامن سی کے منفی اثرات

ماہرین نے اعتدال میں وٹامن سی کے استعمال پر زور دیا ہے کیونکہ وٹامن سی کی زیادتی ہماری صحت کو اس طرح متاثر کر سکتی ہے۔

## معدے کی تکلیف

کسی بھی سپلیمنٹ کے ذریعے بہت زیادہ وٹامن سی کا استعمال معدے کی تکلیف کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ متلی، پیٹ میں درد اور گیس کی وجہ بنتا ہے۔

## گردے میں پتھری

وٹامن سی کا زیادہ استعمال گردے میں پتھری کی وجہ بن سکتا ہے، وٹامن سی جسم میں آکسیلیٹ کی شکل اختیار کرتا ہے جو کیلشیم کے ساتھ مل کر گردے میں پتھری کی نشوونما کا باعث بنتا ہے۔

## آئرن کو جذب نہیں کرتا

ماہرین کا کہنا ہے کہ وٹامن سی کی بھاری مقدار آئرن کے جذب کے عمل کو متاثر کرتی ہے، جو ممکنہ طور پر آئرن کی کمی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

## غذائیت کے توازن کو خراب کرنا

وٹامن سی کا زیادہ استعمال جسم میں دیگر ضروری وٹامنز اور معدنیات کے توازن میں خلل ڈالتا ہے۔ یہ کچھ غذائی اجزاء کے جذب ہونے میں مداخلت کرتا ہے جو عدم توازن کا باعث بن سکتا ہے۔

## جلد کی چمک یا سرخی

کچھ افراد جب وٹامن سی سپلیمنٹس کی زیادہ خوراک لیتے ہیں تو ان کی جلد سرخ ہو سکتی ہے۔ وٹامن سی کا یہ ایک عارضی منفی اثر ہے۔

# بچوں میں قوت مدافعت بڑھانے والے پھل

**ڈاکٹر وجیہا بیگ**

بچے کی نشوونما اور اس کی صحت کا خیال ہر ماں کو ہوتا ہے، لیکن آج کل کے بچے پچھلے دور کے بچوں سے تھوڑے مختلف ہیں۔ فاسٹ فوڈ کے دور میں بچوں کی پسندیدہ خوراک برگر اور پیزا ہیں جسے کھانا وہ پسند کرتے ہیں، اور قدرتی غذائیت سے مالا مال پھلوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ آپکے بچے کا مدافعتی نظام مظبوط ہو تو کوشش کریں کہ بچوں کو روٹین میں یہ پھل کھانے کی عادت ڈالیں۔

## سیب

روزآنہ ایک سیب کھانا آپکو ڈاکٹر سے دور رکھتا ہے۔ غذائی اجزا سے بھرپور پھل اپنے اندر ایسی خصوصیات رکھتا ہے جو آپ کے بچے کی نشوونما میں مدد کرتا ہے۔ یہ غذائی ریشہ یعنی فائبر سے بھرپور ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ وٹامن سی سے بھی مالا مال ہوتے ہیں، سیب روزانہ کا وٹامن سی کا چوتھائی حصہ تک بچے کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ بچوں کی نشوونما کے لئے شروع میں ان کو منرلز کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دانتوں کی صحت اور ہڈیوں کی مضبوطی کے لئے بہت ضروری ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کی صحت کے لئے اہم پھل ہے۔ اس لئے روزانہ اسے روزمرہ غذا کا حصہ بنانا چاہیئے۔

# خواتین میں مصنوعی پلکوں کا استعمال، ماہرین نے خطرے کی گھنٹی بجادی

**ڈاکٹر مریم**

آئی لیش ایکسٹینشنز آپ کو مائٹس کی ایک ناخوشگوار افزائش کا شکار بنا سکتی ہیں، جو پلکوں کی جڑوں میں داخل ہو کر بینائی کو متاثر کر سکتی ہیں۔ ایک تحقیق انکشاف ہوا ہے کہ یہ بیوٹی ٹریٹمنٹ باقاعدگی سے کروانے والی 96 فی صد خواتین میں یہ خوردبینی جاندار پائے گئے۔ طبی زبان میں ڈیموڈیکس کہلانے والی یہ مائٹس مصنوعی پلکوں کو جوڑنے کے لیے استعمال ہونے والے خشک گلو میں جمع ہونے والے مردہ جلدی خلیات کو خوراک کے طور پر استعمال کرتی ہیں، جس کے باعث ان کی تعداد تیزی سے بڑھ سکتی ہے۔ آئی لیش ایکسٹینشنز مردہ مائٹس کو بھی پھانس سکتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ قدرتی طور پر جسم سے خارج نہیں ہو پاتیں۔ ڈاکٹروں نے خبردار کیا ہے کہ یہ مسئلہ ممکنہ طور پر سنگین نتائج کا باعث بن سکتا ہے، جن میں خارش، جلد کا خشک ہو جانا اور دھندلا نظر آنا شامل ہیں۔ برطانیہ میں ہر ہفتے تقریباً 1 لاکھ 29 ہزار آئی لیش ایکسٹینشن کے پراسیجر کیے جاتے ہیں۔ اس ٹریٹمنٹ میں بیوٹیشنز مصنوعی ریشوں کو گلو کی مدد سے پلکوں کے ساتھ جوڑتے ہیں، جس سے پلکیں زیادہ گھنی اور لمبی دکھائی دیتی ہیں۔

भारतीय प्रौद्योगिकी संस्थान खड़गपुर
INDIAN INSTITUTE OF TECHNOLOGY
KHARAGPUR
IIT Kharagpur invites Online Applications from Indian Nationals for the following posts:
Advertisement No.: R/13/2026 dated August 20, 2026
Post:
(i) Professor
(ii) Associate Professor
(iii) Assistant Professor
(iv) Senior Resident
For details and any further updates kindly visit:
https://erp.iitkgp.ac.in/Jobs/auth/facapps.htm
cbc 21255/11/0011/2627
कुलसचिव/ Registrar

**اتر ریلوے**

پرنسپل چیف میٹریل منیجر آفس
ہیڈ آفس بڑودہ ہاوس، نئی دھلی۔ 110001
Mail ID:salenr365@gmail.com

نیلامی نوٹس نمبر دسمبر -2026

نمبر: 117۔ ایس/سیل/آکشن پروگرام/2026-27 مورخہ 14-09-2026

رڈلوھا، اولہ، دیگر متفرق سکریپ، کنڈم لوکو کوچز اور ویگنز، سکریپ ریل اور دیگر ریلوے ٹریک میٹریل کے نپٹارہ کیلئے ای۔ نیلامی کی جائے گی۔ لیڈ ایسڈ بیٹریز/ یوزڈ آئل/ ری یوزڈ آئل صرف انہیں سپلائروں کو فروخت کیا جائے گا جو کہ سٹیٹ پالیوشن کنٹرول بورڈ کے تحت رجسٹرڈ ہونگے۔

نیلامی نوٹس نمبر دسمبر -2026

| | نیلامی کرنے والا ڈپو/ ڈویژن | نیلامی وقت | پہلا مرحلہ تاریخ | دوسرا مرحلہ تاریخ | تیسرا مرحلہ تاریخ | چوتھا مرحلہ تاریخ | پانچواں مرحلہ تاریخ | چھٹا مرحلہ تاریخ | ساتواں مرحلہ تاریخ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1. | عالم باغ/ لکھنؤ 0522-2451257 | 10.30 بجے | 4 | 9 | 14 | 17 | 21 | 24 | 29 |
| 2. | شکور بستی 011-27015387 | 10.30 بجے | 7 | 11 | 16 | 22 | 29 | -- | -- |
| 3. | جگادھری 01732-252388 | 10.30 بجے | 4 | 10 | 16 | 22 | 29 | – | – |
| 4. | سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ دلی۔ 011-23365311 | 10.30 بجے | 7 | 11 | 17 | 23 | 28 | – | – |
| 5. | سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ انبالہ۔ 0171-2611203 | 10.30 بجے | 7 | 11 | 17 | 23 | 28 | -- | – |
| 6 | سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ فیروزپور۔ 016320244154 | 10.30 بجے | 7 | 11 | 17 | 23 | 28 | – | – |
| 7. | سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ لکھنؤ۔ 0522-2234756 | 10.30 بجے | 4 | 10 | 16 | 22 | 29 | – | – |
| 8. | سینئر ڈویژنل میٹریل منیجر/ مرادآباد۔ 0591-2413141 | 10.30 بجے | 4 | 10 | 16 | 22 | 29 | – | – |
| 9. | سینئر ڈویژن میٹریل منیجر/ جموں توی | 10.30 بجے | 8 | 11 | 18 | 24 | 30 | – | – |

نوٹ: 1 نیلامی میں بیچے جانے والے میٹریل کی تفصیلات www.ireps.gov.in پر دیئے گئے کیٹلاگ پر دستیاب ہونگی۔ 2. خواہشمند خریدار مذکورہ منذکر میٹریل کو نیلامی کے سابقہ نامزد جگہ پر کاروباری دن میں دیکھ سکتے ہیں۔ 3. سابقہ نیلامی میں بیچے گئے میٹریل کی تفصیلات www.nr.railnet.gov.in پر دستیاب ہے۔ 4. ای۔ نیلامی میں حصہ لینے کیلئے وینڈرز کو ireps پر رجسٹرڈ ہونا لازمی ہے۔ ای۔ نیلامی کی مفصل معلومات، رجسٹریشن اور دیگر شرائط اور ضوابط کیلئے برائے مہربانی www.ireps.gov.in دیکھیں۔

3249/26 ڈپٹی چیف میٹریل منیجر/ ایس اینڈ پی

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

**اتر ریلوے**

ای۔ ٹینڈر نوٹس

Sr.DEN-I/JAT بھارت کے راشٹرپتی کیلئے اور ان کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دی گئی ٹینڈروں کیلئے کھلے ٹینڈرز (ای۔ ٹینڈرز) طلب کرتے ہیں اور اختتام کی تاریخ کے ساتھ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔ 08-10-2026 تک 15.00 گھنٹے، بولی دھندگان اپنی اصل/ ترمیم شدہ بولیاں آخری تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف مینویل آفر کی اجازت نہیں ہے اور موصول ایسے کسی بھی مینویل آفر کو نظرانداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کیلئے ٹینڈر دستاویز کی لاگت اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پر دستیاب بھگتان موڈ کے ذریعہ سے کرنے کی اجازت ہے۔ نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ جیسے پورٹل ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرز چیک، جمع رسیدیں، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ سے مینوئل بھگتان کی اجازت نہیں ہے۔ مزید معلومات کیلئے لاگ آن کریں www.ireps.gov.in

| ٹینڈر ٹائپ | ٹینڈر ریکشن | ٹینڈر سسٹم |
|---|---|---|
| کھلا | کام | سنگل بولی سسٹم |
| ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ | بولی شروع کی تاریخ | ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت |
| 17-09-2026 | 24-09-2026 | 08-10-2026 کو 15.00 بجے |

| نمبر شمار | ٹینڈر نمبر | ٹینڈر کی تفصیلات |
|---|---|---|
| 1. | 48-2026-27 BDGM-DRM- JAT | ADEN/BDGM کے تحت BAHL-BRML سیکشن میں اپروچ روڈ اور سرکولیٹنگ ایریا کی مرمت اور رینوویشن کا کام۔ |

| مشتہر قیمت (روپے) | بیعانہ کی رقم | آفر کی ویلڈیٹی | مدت تکمیل کام |
|---|---|---|---|
| 10999465.04 | 220000.00 | 60 دن | 08 مہینے |

ای نوعیت کا کام: "ٹریک ورک کے علاوہ کوئی بھی سول ورک۔"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دھندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔
2. هندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کے مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہونگے۔

نمبر شمار۔ 770-W/01/WA/JAT-2026-27 مورخہ 18-09-2026

3256/2026

گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

# فریج میں رکھا پنیر پیلا نظر آئے تو کیا کریں؟

**ڈاکٹر شمس الحق**

فریج میں کئی دن تک رکھا ہوا پنیر بعض اوقات سفید کے بجائے پیلا نظر آنے لگتا ہے اور اس کے ذائقے یا خوشبو میں بھی تبدیلی محسوس ہو سکتی ہے۔ ایسے میں اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ پنیر لازمی خراب ہو گیا ہے، لیکن صرف رنگ میں معمولی تبدیلی دیکھ کر فیصلہ کرنا درست نہیں۔ پنیر کو کس طرح محفوظ کیا گیا، کتنے دن گزر چکے ہیں اور اس کی بو اور ساخت میں کیا تبدیلی آئی ہے، یہ سب چیزیں اہم ہیں۔ پنیر صحت کے لیے بہت فائدہ مند ہے کیونکہ یہ جسم کو پروٹین اور کیلشیم فراہم کرتا ہے، پٹھوں کو مضبوط بناتا ہے اور دانتوں کی حفاظت کرتا ہے۔ ماہرین غذائیت کے مطابق اگر پنیر کو صحیح طریقے سے رکھا جائے تو یہ طویل عرصے تک خراب نہیں ہوتا۔

## پنیر کو فریج میں رکھنے کا درست طریقہ

پنیر کو فریج میں رکھنے کے لیے اسے صاف پانی میں مکمل طور پر ڈبو کر ایئر ٹائٹ ڈبے میں رکھا جا سکتا ہے۔ پانی اتنا ہونا چاہیے کہ پنیر اچھی طرح ڈوبا رہے۔ اس پانی کو روزانہ یا ایک دن چھوڑ کر تبدیل کرنا چاہیے۔ پنیر کو فریج میں تقریباً 1 سے 4 ڈگری سینٹی گریڈ کے درجہ حرارت پر رکھنا بہتر ہے۔ اس طرح پنیر عام طور پر پانچ سے سات دن تک بالکل ٹھیک رہتا ہے۔ اگر پنیر کو چند دن کے بجائے زیادہ عرصے کے لیے محفوظ کرنا ہو تو اسے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر ایئر ٹائٹ پیک یا فریزر بیگ میں رکھا جا سکتا ہے۔ فریزر سے نکالنے کے بعد پنیر کو فوراً گرم جگہ پر رکھنے کے بجائے فریج میں رکھ کر آہستہ آہستہ ڈی فروسٹ کرنا بہتر ہے۔ اگر پنیر کچھ سخت ہو جائے تو اسے تھوڑی دیر نیم گرم پانی میں رکھنے سے اس کی نرمی واپس آنے میں مدد مل سکتی ہے۔

## گیلے کپڑے میں لپیٹنے کا طریقہ

پنیر کو صاف اور ہلکے گیلے سوتی یا ململ کے کپڑے میں لپیٹ کر بھی فریج میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اسے ایک صاف ایئر ٹائٹ ڈبے میں رکھیں۔ اگر کپڑا مکمل طور پر خشک ہو جائے تو اسے دوبارہ ہلکا گیلا کیا جا سکتا ہے۔ تاہم کپڑا بہت زیادہ گیلا رکھنے کے بجائے صرف نم رکھنا بہتر ہے، کیونکہ غیر ضروری نمی بھی پنیر کی حالت خراب کر سکتی ہے۔

## پنیر پیلا کیوں نظر آنے لگتا ہے؟

پنیر کا رنگ تبدیل ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ طویل عرصے تک ذخیرہ کرنا، مناسب درجہ حرارت برقرار نہ رہنا، ہوا یا نمی کا زیادہ اثر اور غلط طریقے سے پیک کرنا پنیر کی رنگت، خوشبو اور ساخت کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس لیے صرف یہ دیکھنا کافی نہیں کہ پنیر سفید ہے یا پیلا۔ اس کی بو، سطح اور ساخت کو بھی ضرور دیکھنا چاہیے۔

## کن علامات سے پتا چلتا ہے کہ پنیر خراب ہو گیا؟

اگر پنیر سے غیر معمولی یا بہت تیز کھٹی بو آنے لگے، وہ ہاتھ لگانے پر غیر معمولی طور پر چپچپا محسوس ہو، اس پر پھپھوندی نظر آئے یا اس کے رنگ میں واضح اور غیر معمولی تبدیلی آ جائے تو اسے کھانے سے گریز کرنا چاہیے۔ خاص طور پر اگر پنیر پر پھپھوندی نظر آ رہی ہو تو صرف متاثرہ حصہ کاٹ کر باقی پنیر استعمال کرنے کے بجائے اسے ضائع کرنا زیادہ محفوظ طریقہ ہے۔

## پنیر کو بار بار باہر نہ رکھیں

پنیر کو فریج سے نکال کر طویل وقت تک کمرے کے درجہ حرارت پر رکھنے سے اس کے خراب ہونے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ جتنا پنیر استعمال کرنا ہو، اتنا ہی نکالیں اور باقی کو فوراً دوبارہ فریج میں رکھ دیں۔ گرم موسم میں اس احتیاط کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، کیونکہ زیادہ درجہ حرارت پر خراب ہونے والی غذاؤں میں جراثیم تیزی سے بڑھ سکتے ہیں۔

## تازہ پنیر خریدتے وقت بھی احتیاط کریں

پنیر خریدتے وقت اس کی پیکنگ، تاریخ اور ظاہری حالت دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اگر پنیر پہلے ہی غیر معمولی بو دے رہا ہو، پیکنگ خراب ہو یا اس پر مشکوک نشان نظر آئیں تو اسے خریدنے سے گریز کریں۔
یوں پنیر کو صاف برتن، مناسب درجہ حرارت اور درست طریقے سے محفوظ کر کے اس کی تازگی برقرار رکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔
تاہم اگر پنیر کی بو، ساخت یا سطح میں واضح خرابی نظر آئے تو اسے استعمال کرنے کے بجائے ضائع کرنا ہی بہتر ہے۔

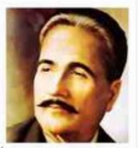

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ
روزنامہ صورت حال

## کہاں گئے وہ دن

آج علی الصبح میر صاحب کو خلاف معمول انتہائی مضمحل اور پریشان دیکھ کر بڑی حیرت اور پریشانی ہوئی۔ سب سے پہلے ہمارے ناقص ذہن میں یہ خیال آیا۔ ہونہ ہو یہ آج کے اخبار کی شہ سرخیاں پڑھ کر غمزدہ ہوگئے ہیں جس میں ان کی پارٹی کی جھارکھنڈ میں کراری ہار یقیناً سرفہرست ہوسکتی ہے جو ان کی پارٹی کے تکبر کے دامن کو اک جھاڑ کی طرح تار تار کر رہی ہے۔ پھر خیال آیا ممکن ہے میر صاحب کو اپنے قائدین کے دوہرے چہروں کی حقیقت کھل جانے اور عوام میں ان کی کھلے عام تنقید ہونے سے ان کا دل ٹوٹنے لگا ہو۔ ایک لمحہ کے لئے یہ بھی خیال آیا شاید وہ اپنے بڑے بڑے لیڈران کی پوری دنیا میں ہورہی تضحیک سے افسردہ ہورہے ہیں۔ بھئی وہ بھی تو آخر انسان ہیں۔ اپنے سینے میں اک دھڑکتا ہوا دل رکھتے ہیں۔ کیا حال ہی میں معصوم نہتے نوجوان بچوں اور بچیوں پر ملک بھر میں ڈھائے گئے مظالم دیکھ کر ان کا دل نہ کپکپایا ہوگا۔ کیا ان کی آنکھوں کے سامنے تاریخ میں دفن کتنے ہی ہلاکو اور چنگیز خانوں کی اپنے ہی عوام پر کی گئی بربریت اور مظالم کے مناظر پھر سے نہ گھوم گئے ہوں گے؟۔ کیا ان غریب ماؤں جن کے بچوں کو ان کے سامنے بے دردی سے قتل کردیا گیا ہو کی آہ و بکا سن کر کیا ان کی آنکھوں سے آنسوں نہ بہے ہوں گے؟ کیا ان کے کانوں میں ہر طرف غریب اور بے سہارا عوام کی چیخیں نہیں سنائی دے رہی ہوں گی؟۔ ہر آدمی پہلے ایک انسان ہے بعد میں کسی سیاسی پارٹی کا ممبر۔ ہر کسی کی کھال اتنی موٹی نہیں ہوتی کہ وہ ٹیلیویژن پر روز و شب عام جنتا کی چیخ و پکار سن کر بے حس بنا بیٹھا رہے اور اس وقت کا انتظار کرتا رہے جب پورا ملک ہی جل کر خاکستر ہوجائے۔

ہم نے میر صاحب کو پہلے کچھ تسلی اور دلاسہ دیا اور پھر ان کا احوال دریافت کیا۔ میر صاحب عمر کی اب اس منزل پر پہنچ چکے ہیں جہاں انسان بہت دیر تک اپنے چہرے پر جھوٹا مکھوٹا پہن کر نہیں بیٹھ سکتا۔ میر صاحب نہایت غمگین لہجے میں فرمانے لگے: آج ہمیں اپنے اٹل جی کی بہت یاد آرہی ہے کیوں آج اٹل جی سے منسوب کوئی خاص دن ہے کیا؟ ہم نے بھی بڑے تجسس کے ساتھ پوچھا۔ نہیں بھئی اچھے لوگوں کو یاد کرنے کے لئے کوئی دن مخصوص نہیں ہوتا۔ اکثر ایسے اچھے لوگوں کی اچھائیاں اس وقت بہت زیادہ یاد آنے لگتی ہیں جب زمانہ ان کی ان اچھائیوں کو بھلا کر ان کے دکھائے گئے راستوں میں برائی کے کانٹے بچھانے لگتا ہے میر صاحب ابھی تک ماضی کے اچھے دنوں کے مرغزاروں میں چہل قدمی کر رہے تھے۔

جانے کہاں چلے گئے وہ دن۔ کیسے تھے وہ دن جب لوگ اپنے ذاتی مفاد سے اوپر اٹھ کر صرف اور صرف عوام اور قوم کے مفادات کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ ہاتھ سے اقتدار بھلے ہی چلا جائے مگر ملک میں امن وامان اور سلامتی قائم رہے۔ وہ دن بھی کیا دن تھے۔ میں کل ہی اٹل جی کی اک ویڈیو کلپ دیکھ رہا تھا میر صاحب تھوڑا اور کھلے۔ "اٹل جی بھی اپنے مخالفین سے اختلاف رکھتے تھے۔ بحث ومباحثے بھی ہوتے تھے۔ مگر کبھی اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنے مخالفین پر جھوٹ اور بہتان نہیں باندھتے تھے۔ کبھی اپنی ناکامیوں کا ذمہ دار اپوزیشن پارٹیوں کو نہیں ٹھہراتے تھے۔ وہ اپنے مخالفین کی ہر طرح مخالفت بھی کرتے تھے مگر ان کی کردار کشی کبھی نہیں کرتے تھے۔ بس یہی فرق آج کے اور ماضی کے ان دنوں میں تھا جنھیں یاد کرکے ہمارا دل آج لہولہان ہورہا ہے۔ مگر آپ کی پارٹی کی موجودہ قیادت تو اٹل جی کو آج بھی اپنا بڑا قائد مانتی ہے۔ ان کے نام پر تو ترقیاتی اسکیموں کے نام رکھے گئے ہیں۔ آپ اپنی پارٹی سے اس سے زیادہ اور کیا امید کرتے ہیں؟ یہ سب کیا کم عزت افزائی ہے اٹل جی کی ہم نے بھی میر صاحب کو مزید کھلنے کا موقعہ دیا۔

اٹل جی نے کبھی کوئی کام اپنی ذاتی عزت افزائی کے لئے نہیں کیا تھا۔ انھوں نے ہندوستانی سیاست میں جو اخلاقی اقدار قائم کیے تھے ہم اگر ان پر عمل پیرا رہتے تو ہمیں آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتے۔ اٹل جی جب اپنی حکومت کی کامیابیاں گنواتے تھے تو ساتھ ہی اس بات کا بھی اقرار کرتے تھے کہ ان سے پہلے آنے والی حکومتوں نے بھی اچھے کام کیے تھے جس کی بناء پر وہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایک قد آور لیڈر مانے جاتے تھے۔ آج کل اس طرح کے لیڈر کہاں ہیں؟ کیا ہم نے انہیں کہیں کھو دیا یا کسی نے ہمیں یرغمال بنالیا ہے؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا وہ دن کہاں گئے؟ میر صاحب بہت جذباتی ہوگئے تھے۔

اٹل جی جب اقتدار میں تھے تو انھوں نے کبھی اپنے خلاف کسی چھوٹی سی چھوٹی مخالفت کو یہ کہہ کر نظرانداز نہیں کیا کہ یہ مٹھی بھر لوگوں کی مخالفت ہے کچھ دن بعد ختم ہوجائے گی۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ دنیا کی تاریخ میں جتنے بھی بڑے بڑے انقلاب لائے گئے ہیں وہ ابتداء میں ایک شخص یا چند لوگوں کے ذریعہ ہی کیے گئے تھے۔ ہمارے مہاتما گاندھی جی کے ڈانڈی مارچ کی مثال موجود ہے۔ مارچ سنہ 1930 میں مہاتما گاندھی جی نے جس وقت ڈانڈی مارچ شروع کیا تھا اس وقت ان کے ہمراہ صرف چند ساتھی تھے۔ جنھیں دیکھ کر اس وقت کی برٹش جابر حکومت یہ تصور بھی نہیں کرسکتی تھی کہ یہ چند مٹھی بھر لاغر و ناتوان نہتے انقلابی ان کی صدیوں پرانی حکومت کے زوال کی وجہ بن جائیں گے۔ گاندھی جی کی عدم تشدد کی پالیسی کا انکار اور مخالفت کرنے والے بھی یہ دیکھ کر انگشت بدنداں تھے کہ کس طرح بغیر اسلحہ اور مادی طاقت کے دنیا کی طاقتور ترین حکومت کو ملک سے باہر نکالا جاسکتا ہے۔ خیر کچھ لوگوں کی سمجھ میں مہاتما گاندھی کی یہ باتیں نہ کل سمجھ میں آئی تھیں اور نہ آج آرہی ہیں۔ میر صاحب موجودہ حالات سے بہت زیادہ دل برداشتہ تھے۔ اپنی بات کی تائید میں مزید تاریخی حوالے دیتے ہوئے کہنے لگے:

میر صاحب اپنی بات مکمل کرتے ہوئے یہ کہہ کر اٹھ کر چلے گئے: اسی لئے یہ کہا جاتا ہے کہ ارباب اقتدار کو گاہے بگاہے تاریخ کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ تاریخ میں کی گئی ایسی غلطیوں سے سبق حاصل کیا جاسکے جن کے نتیجہ میں بڑی بڑی مستحکم حکومتیں نیست ونابود ہوچکی ہیں۔ (تقدیس نقوی)

# جامن کا پیڑ

نومبر ماہ کے شروع میں ایک خبر آئی تھی کہ آئی سی ایس ای ہندی کے نصاب سے مشہور و معروف افسانہ نگار کرشن چندر کا افسانہ 'جامن کا پیڑ' ہٹادیا گیا ہے۔ انگریزی اخبار 'دی ٹیلی گراف' نے کسی خاص ذرائع سے یہ رپورٹ شائع کی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک 'خاص ریاست' کے افسران نے 'جامن کے پیڑ' افسانہ پر اعتراض ظاہر کیا جس کے بعد اس طرح کا قدم اٹھایا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 'جامن کا پیڑ' ایک طنزیہ افسانہ ہے جس میں سرکاری نظام کو نشانہ بنایا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کس طرح افسران ذمہ داریوں کو ایک دوسرے پر ڈالتے رہتے ہیں۔ افسانہ کافی معنی خیز ہے اور دلچسپی سے بھرا ہوا ہے۔ قارئین کے لیے ہم یہاں افسانہ 'جامن کا پیڑ' پیش کر رہے ہیں اور امید کر رہے ہیں کہ افسانہ کو پڑھ کر آپ کو خود بخود اندازہ ہوجائے گا کہ اس کو نصاب سے نکالنے کے پیچھے کیا مقصد کارفرما ہوگا۔

اردو کے عظیم فکشن نگار کرشن چندر نے یہ کہانی آج سے کوئی ساٹھ سال قبل لکھی تھی۔ یہ کہانی حکومتوں کی انا کانی اور ہر چھوٹے بڑے کام کو معرض التواء میں ڈالنے کے رویے پر طنزیہ کہانی ہے۔ موجودہ حکومت نے اسے اپنے آپ پر فٹ کرلیا اور کہانی پر تنقید کا الزام لگا کر نصاب سے ہٹادیا ہے۔ آئی سی ایس ای کونسل کے سکریٹری اور چیف ایگزیکٹو گیری اراتھون کا کہنا ہے کہ اس کہانی کو نصاب سے اس لیے ہٹایا گیا کہ یہ دسویں جماعت کے بچوں کے لیے صحیح نہیں تھا۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ ایسا کیوں ہے یا کہانی میں کن باتوں پر اعتراض ہے۔

کہانی واقعی دلچسپ ہے اور پڑھ کر یوں لگتا ہے کہ کرشن چندر نے عالم ارواح میں موجودہ سرکار کی کارروائیوں کو بغور دیکھا۔ وہ حکومت کے اس مماطلانہ، بزدلانہ اور غیر عادلانہ رویے کو جھیل نہ سکے اور ان سے رہا نہ گیا کہ یہ طنزیہ فکشن لکھ ڈالا! لیجیے کہانی پڑھ لیجیے:

کرشن چندر

رات کو بڑے زور کا جھکڑ چلا۔ سکریٹریٹ کے لان میں جامن کا ایک درخت گر پڑا۔ صبح جب مالی نے دیکھا تو اسے معلوم پڑا کہ درخت کے نیچے ایک آدمی دبا پڑا ہے۔

مالی دوڑا-دوڑا چپراسی کے پاس گیا۔ چپراسی دوڑا-دوڑا کلرک کے پاس گیا۔ کلرک دوڑا-دوڑا سپرنٹنڈنٹ کے پاس گیا۔ سپرنٹنڈنٹ دوڑا-دوڑا باہر لان میں آیا۔ منٹوں میں گرے ہوئے درخت کے نیچے دبے ہوئے آدمی کے گرد مجمع اکٹھا ہوگیا۔

بیچارا! جامن کا درخت کتنا پھل دار تھا۔ ایک کلرک بولا۔

اس کی جامن کتنی رسیلی ہوتی تھیں۔ دوسرا کلرک بولا۔

میں پھلوں کے موسم میں جھولی بھر کے لے جاتا تھا۔ میرے بچے اس کی جامنیں کتنی خوشی سے کھاتے تھے۔ تیسرے کلرک نے تقریباً آبدیدہ ہوکر کہا۔

مگر یہ آدمی؟ مالی نے دبے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کیا۔

ہاں، یہ آدمی! سپرنٹنڈنٹ سوچ میں پڑ گیا۔

پتہ نہیں زندہ ہے کہ مرگیا! ایک چپراسی نے پوچھا۔

مرگیا ہوگا۔ اتنا بھاری تنا جس کی پیٹھ پر گرے، وہ بچ کیسے سکتا ہے! دوسرا چپراسی بولا۔

نہیں میں زندہ ہوں! دبے ہوئے آدمی نے بہ مشکل، کراہتے ہوئے کہا۔

زندہ ہے! ایک کلرک نے حیرت سے کہا۔

درخت کو ہٹا کر اس کو نکال لینا چاہیے۔ مالی نے مشورہ دیا۔

مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کاہل اور موٹا چپراسی بولا۔ درخت کا تنا بہت بھاری اور وزنی ہے۔

کیا مشکل ہے؟ مالی بولا۔ اگر سپرنٹنڈنٹ صاحب حکم دے تو ابھی پندرہ-بیس مالی، چپراسی اور کلرک زور لگا کر درخت کے نیچے سے دبے آدمی کو نکال سکتے ہیں۔

مالی ٹھیک کہتا ہے۔ بہت-سے کلرک ایک ساتھ بول پڑے۔ لگاؤ زور، ہم تیار ہیں۔

ایک دم بہت سے لوگ درخت کو کاٹنے پر تیار ہوگئے۔

ٹھہرو!، سپرنٹنڈنٹ بولا، میں انڈر-سکریٹری سے مشورہ کر لوں۔

سپرنٹنڈنٹ انڈر-سکریٹری کے پاس گیا۔ انڈر-سکریٹری ڈپٹی سکریٹری کے پاس گیا۔ ڈپٹی سکریٹری جوائنٹ سکریٹری کے پاس گیا۔ جوائنٹ سکریٹری چیف سکریٹری کے پاس گیا۔

چیف سکریٹری نے جوائنٹ سکریٹری سے کچھ کہا۔ جوائنٹ سکریٹری نے ڈپٹی سکریٹری سے کچھ کہا۔ ڈپٹی سکریٹری نے انڈر سکریٹری سے کچھ کہا۔ ایک فائل بن گئی۔

فائل چلنے لگی۔ فائل چلتی رہی۔ اسی میں آدھا دن گزر گیا۔ دوپہر کو کھانے پر دبے ہوئے آدمی کے گرد بہت بھیڑ ہوگئی تھی۔ لوگ طرح-طرح کی باتیں کر رہے تھے۔ کچھ من چلے کلرکوں نے معاملے کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہا۔

وہ حکومت کے فیصلے کا انتظار کئے بغیر درخت کو خود سے ہٹانے کا تہیہ کر رہے تھے کہ اتنے میں سپرنٹنڈنٹ فائل لئے بھاگا-بھاگا آیا، بولا- ہم لوگ خود سے اس درخت کو یہاں سے ہٹا نہیں سکتے۔ ہم لوگ محکمہ تجارت سے متعلق ہیں اور یہ درخت کا معاملہ ہے جو محکمہ زراعت کی تحویل میں ہے۔ اس لئے میں اس فائل کو ارجنٹ مارک کرکے محکمہ زراعت میں بھیج رہا ہوں۔ وہاں سے جواب آتے ہی اس کو ہٹوا دیا جائے گا۔

دوسرے دن محکمہ زراعت سے جواب آیا کہ درخت ہٹوانے کی ذمہ داری محکمہ تجارت پر عائد ہوتی ہے۔ یہ جواب پڑھ کر محکمہ تجارت کو غصہ آگیا۔ انہوں نے فوراً لکھا کہ درختوں کو ہٹوانے یا نہ ہٹوانے کی ذمہ داری محکمہ زراعت پر عائد ہوتی ہے۔ محکمہ تجارت کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

دوسرے دن بھی فائل چلتی رہی۔ شام کو جواب بھی آگیا۔ ہم اس معاملے کو ہارٹی کلچرل ڈپارٹمنٹ کے سپرد کر رہے ہیں کیونکہ یہ ایک پھل دار درخت کا معاملہ ہے اور ایگریکلچرل ڈپارٹمنٹ صرف اناج اور کھیتی باڑی کے معاملوں میں فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ جامن کا درخت ایک پھل دار درخت ہے اس لئے درخت ہارٹی کلچرل ڈپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

رات کو مالی نے دبے ہوئے آدمی کو دال-بھات کھلایا حالانکہ لان کے چاروں طرف پولیس کا پہرا تھا کہ کہیں لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر درخت کو خود سے ہٹوانے کی کوشش نہ کریں۔ مگر ایک پولیس کانسٹیبل کو رحم آگیا اور اس نے مالی کو دبے ہوئے آدمی کو کھانا کھلانے کی اجازت دے دی۔

مالی نے دبے ہوئے آدمی سے کہا تمہاری فائل چل رہی ہے۔ امید ہے کہ کل تک فیصلہ ہوجائے گا۔

دبا ہوا آدمی کچھ نہ بولا۔

مالی نے درخت کے تنے کو غور سے دیکھ کر کہا، حیرت گزری کہ تنا تمہارے کولہے پر گرا۔ اگر کمر پر گرتا تو ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جاتی۔

دبا ہوا آدمی پھر بھی کچھ نہ بولا۔

مالی نے پھر کہا تمہارا یہاں کوئی وارث ہو تو مجھے اس کا اتہ پتہ بتاؤ۔ میں اس کو خبر دینے کی کوشش کروں گا۔

میں لاوارث ہوں۔ دبے ہوئے آدمی نے بڑی مشکل سے کہا۔

مالی افسوس ظاہر کرتا ہوا وہاں سے ہٹ گیا۔

تیسرے دن ہارٹی کلچرل ڈپارٹمنٹ سے جواب آگیا۔ بڑا کڑا جواب تھا، اور طنز آمیز۔ ہارٹی کلچرل ڈپارٹمنٹ کا سکریٹری ادبی مزاج کا آدمی معلوم ہوتا تھا۔

اس نے لکھا تھا؛ حیرت ہے، اس وقت جب 'درخت اگاؤ' اسکیم بڑے پیمانے پر چل رہی ہیں، ہمارے ملک میں ایسے سرکاری افسر موجود ہیں جو درخت کاٹنے کا مشورہ دیتے ہیں، وہ بھی ایک پھل دار درخت کو! اور پھر جامن کے درخت کو! جس کا پھل عوام بڑی رغبت سے کھاتے ہیں!! ہمارا محکمہ کسی حالت میں اس پھل دار درخت کو کاٹنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

اب کیا کیا جائے؟ ایک منچلے نے کہا۔ اگر درخت کاٹا نہیں جاسکتا تو اس آدمی کو کاٹ کر نکال لیا جائے! یہ دیکھیے، اسی آدمی نے اشارے سے بتایا۔ اگر اس آدمی کو بیچ میں سے یعنی دھڑ کے مقام سے کاٹا جائے تو آدھا آدمی ادھر سے نکل آئے گا اور آدھا آدمی ادھر سے باہر آجائے گا، اور درخت وہیں کا وہیں رہے گا۔

مگر اس طرح سے تو میں مرجاؤں گا! دبے ہوئے آدمی نے احتجاج کیا۔

یہ بھی ٹھیک کہتا ہے! ایک کلرک بولا۔

آدمی کو کاٹنے والی تجویز پیش کرنے والے نے پرزور احتجاج کیا، آپ جانتے نہیں ہیں۔ آج کل پلاسٹک سرجری کے ذریعے دھڑ کے مقام پر اس آدمی کو پھر سے جوڑا جاسکتا ہے۔

اب فائل کو میڈیکل ڈپارٹمنٹ میں بھیج دیا گیا۔ میڈیکل ڈپارٹمنٹ نے فوراً اس پر ایکشن لیا اور جس دن فائل ملی اس نے اسی دن اس محکمے کا سب سے قابل پلاسٹک سرجن تحقیقات کے لئے بھیج دیا۔

سرجن نے دبے ہوئے آدمی کو اچھی طرح ٹٹول کر، اس کی صحت دیکھ کر، خون کا دباؤ، سانس کی آمد و رفت، دل اور پھیپھڑوں کی جانچ کر کے رپورٹ بھیج دی کہ، اس آدمی کا پلاسٹک سرجری کا آپریشن تو ہوسکتا ہے، اور آپریشن کامیاب بھی ہوجائے گا، مگر آدمی مرجائے گا۔

لہذا یہ تجویز بھی رد کردی گئی۔

رات کو مالی نے دبے ہوئے آدمی کے منہ میں کھچڑی کے لقمے ڈالتے ہوئے اس کو بتایا، اب معاملہ اوپر چلا گیا ہے۔ سنا ہے کہ سکریٹریٹ کے سارے سکریٹریوں کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں تمہارا کیس رکھا جائے گا۔ امید ہے سب کام ٹھیک ہوجائے گا۔

دبا ہوا آدمی ایک آہ بھر کر آہستہ سے بولا-

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن خاک ہوجائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک!

مالی نے اچنبھے سے منہ میں انگلی دبائی۔ حیرت سے بولا، کیا تم شاعر ہو؟

دبے ہوئے آدمی نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔

دوسرے دن مالی نے چپراسی کو بتایا۔ چپراسی نے کلرک کو، اور کلرک نے ہیڈ کلرک کو۔ تھوڑے ہی عرصے میں سکریٹریٹ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ دبا ہوا آدمی شاعر ہے۔

بس پھر کیا تھا۔ لوگ جوق-در-جوق شاعر کو دیکھنے کے لئے آنے لگے۔ اس کی خبر شہر میں پھیل گئی۔ اور شام تک محلے-محلے سے شاعر جمع ہونا شروع ہوگئے۔ سکریٹریٹ کا لان بھانت-بھانت کے شاعروں سے بھر گیا۔ سکریٹریٹ کے کئی کلرک اور انڈر-سکریٹری تک، جن کو ادب اور شاعری سے لگاؤ تھا، رک گئے۔

کچھ شاعر دبے ہوئے آدمی کو اپنی غزلیں اور نظمیں سنانے لگے۔ کئی کلرک اس سے اپنی غزلوں پر اصلاح لینے کے لئے مصر ہونے لگے۔

جب یہ پتہ چلا کہ دبا ہوا آدمی شاعر ہے تو سکریٹریٹ کی سب-کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ چونکہ دبا ہوا آدمی ایک شاعر ہے لہذا اس فائل کا تعلق نہ ایگریکلچرل ڈپارٹمنٹ سے ہے، نہ ہارٹی کلچرل ڈپارٹمنٹ سے بلکہ صرف اور صرف کلچرل ڈپارٹمنٹ سے ہے۔

پہلے کلچرل ڈپارٹمنٹ سے استدعا کی گئی کہ جلد سے جلد اس معاملے کا فیصلہ کر کے بدنصیب شاعر کو اس شجر سایہ دار سے رہائی دلائی جائے۔

فائل کلچرل ڈپارٹمنٹ کے مختلف شعبوں سے گزرتی ہوئی ادبی اکادمی کے سکریٹری کے پاس پہنچی۔ بیچارا سکریٹری اسی وقت اپنی گاڑی میں سوار ہوکر سکریٹریٹ پہنچا اور دبے ہوئے آدمی سے انٹرویو لینے لگا۔

تم شاعر ہو؟ اس نے پوچھا۔

جی ہاں۔ دبے ہوئے آدمی نے جواب دیا۔

کیا تخلص کرتے ہو؟

عبث۔

عبث! سکریٹری زور سے چیخا۔ کیا تم وہی ہو جس کا مجموعہ کلام عبث کے پھول حال ہی میں شائع ہوا ہے؟

دبے ہوئے شاعر نے اثبات میں سر ہلایا۔

کیا تم ہماری اکادمی کے ممبر ہو؟ سکریٹری نے پوچھا۔

نہیں!

حیرت ہے! سکریٹری زور سے چیخا۔ اتنا بڑا شاعر! 'عبث کے پھول' کا مصنف!! اور ہماری اکادمی کا ممبر نہیں ہے! اف، اف کیسی غلطی ہوگئی ہم سے! کتنا بڑا شاعر اور کیسے گوشہ گمنامی میں دبا پڑا ہے!

گوشہ گمنامی میں نہیں بلکہ ایک درخت کے نیچے دبا ہوا...... براہ کرم مجھے اس درخت کے نیچے سے نکالیے۔

ابھی بندوبست کرتا ہوں۔ سکریٹری فوراً بولا اور فوراً جا کر اس نے اپنے محکمہ میں رپورٹ پیش کی۔

دوسرے دن سکریٹری بھاگا-بھاگا شاعر کے پاس آیا اور بولا، مبارک ہو، مٹھائی کھلاؤ، ہماری سرکاری اکادمی نے تم کو اپنی مرکزی کمیٹی کا ممبر چن لیا ہے۔ یہ لو پروانہ انتخاب!

مگر مجھے اس درخت کے نیچے سے تو نکالو۔ دبے ہوئے آدمی نے کراہ کر کہا۔ اس کی سانس بڑی مشکل سے چل رہی تھی اور اس کی آنکھوں سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ شدید تشنج اور کرب میں مبتلا ہے۔

یہ ہم نہیں کر سکتے۔ سکریٹری نے کہا۔ جو ہم کر سکتے تھے وہ ہم نے کر دیا ہے۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کر سکتے ہیں کہ اگر تم مر جاؤ تو تمہاری بیوی کو وظیفہ دلا سکتے ہیں۔ اگر تم درخواست دو تو ہم یہ بھی کر سکتے ہیں۔

میں ابھی زندہ ہوں۔ شاعر رک رک کر بولا۔ مجھے زندہ رکھو۔

مصیبت یہ ہے، سرکاری اکادمی کا سکریٹری ہاتھ ملتے ہوئے بولا، ہمارا محکمہ صرف کلچر سے متعلق ہے۔ اس کے لئے ہم نے 'فاریسٹ ڈپارٹمنٹ' کو لکھ دیا ہے۔ 'ارجنٹ' لکھا ہے۔

شام کو مالی نے آکر دبے ہوئے آدمی کو بتایا کہ کل فاریسٹ ڈپارٹمنٹ کے آدمی آکر اس درخت کو کاٹ دیں گے اور تمہاری جان بچ جائے گی۔

مالی بہت خوش تھا کہ گو دبے ہوئے آدمی کی صحت جواب دے رہی تھی مگر وہ کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی کے لئے لڑے جا رہا ہے۔ کل تک...... صبح تک...... کسی نہ کسی طرح اس کو زندہ رہنا ہے۔

دوسرے دن جب فاریسٹ ڈپارٹمنٹ کے آدمی آری-کلہاڑی لے کر پہنچے تو ان کو درخت کاٹنے سے روک دیا گیا۔ معلوم یہ ہوا کہ محکمہ خارجہ سے حکم آیا کہ اس درخت کو نہ کاٹا جائے، وجہ یہ تھی کہ اس درخت کو دس سال پہلے حکومت پی ٹونیا کے وزیراعظم نے سکریٹریٹ کے لان میں لگایا تھا۔ اب یہ درخت اگر کاٹا گیا تو اس امر کا شدید اندیشہ تھا کہ حکومت پی ٹونیا سے ہمارے تعلقات ہمیشہ کے لئے بگڑ جائیں گے۔

مگر ایک آدمی کی جان کا سوال ہے! ایک کلرک غصے سے چلایا۔

دوسری طرف دو حکومتوں کے تعلقات کا سوال ہے۔ دوسرے کلرک نے پہلے کلرک کو سمجھایا۔ اور یہ بھی تو سمجھو کہ حکومت پی ٹونیا ہماری حکومت کو کتنی امداد دیتی ہے۔ کیا ہم ان کی دوستی کی خاطر ایک آدمی کی زندگی کو بھی قربان نہیں کر سکتے؟

شاعر کو مر جانا چاہیے۔

بلاشبہ۔

انڈر سکریٹری نے سپرنٹنڈنٹ کو بتایا۔ آج صبح وزیراعظم باہر-ملکوں کے دورے سے واپس آگئے ہیں۔ آج چار بجے محکمہ خارجہ اس درخت کی فائل ان کے سامنے پیش کرے گا۔ جو وہ فیصلہ دیں گے وہی سب کو منظور ہوگا۔

شام پانچ بجے خود سپرنٹنڈنٹ شاعر کی فائل لے کر اس کے پاس آیا۔ سنتے ہو؟ آتے ہی خوشی سے فائل ہلاتے ہوئے چلایا، وزیراعظم نے درخت کو کاٹنے کا حکم دے دیا ہے اور اس واقعہ کی ساری بین الاقوامی ذمہ داری اپنے سر پر لے لی ہے۔ کل وہ درخت کاٹ دیا جائے گا اور تم اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرلو گے۔ سنتے ہو؟ آج تمہاری فائل مکمل ہوگئی! سپرنٹنڈنٹ نے شاعر کے بازو کو ہلا کر کہا۔ مگر شاعر کا ہاتھ سرد تھا۔ آنکھوں کی پتلیاں بے جان تھیں اور چیونٹیوں کی ایک لمبی قطار اس کے منہ میں جا رہی تھی۔ اس کی زندگی کی فائل بھی مکمل ہوچکی تھی۔

روزنامہ صورت حال

SUNDAY
20-SEPTEMBER-2026

یوسف ظفائی

آدمی کا پیٹ، آدمی کے جسم کا سب سے طاقتور حصہ ہے۔ آدمی کا دل و دماغ اس کی گویائی اور سماعت اور اس کا ضمیر سب پیٹ کی رعیت ہیں۔ دنیا کے آدھے سے زیادہ جرائم کی بنیاد یہی پیٹ ہے۔

فلسفہ اور منطق جیسے علوم کے علاوہ ادب اور شاعری بھی درد شکم ہی کی پیداوار ہے۔

آدمی کے اس پیٹ کے دیگر احوال یہ ہیں کہ یہ ہر قسم کے جانوروں، پرندوں، پھلوں اور ترکاریوں کا گودام ہے۔ ان اشیائے خوردنی میں یوں تو سبھی چیزیں آدمی کو بھاتی ہیں لیکن ان میں مرغ و ماہی اس کے بڑے شوق کی چیزیں ہیں اور آدمی کی عمر کچھ ہی کیوں نہ ہو ان دو چیزوں کے دیدار ہی پر نہیں ان کے ذکر پر بھی اس کی رال ضرور ٹپکتی ہے۔ ان دنوں میں مچھلی کو بطور غذا فوقیت حاصل ہے کیونکہ یہ ہمیشہ نہاتی دھوتی رہتی ہیں جب کہ مرغ اتنا صفائی پسند نہیں ہوتا۔

مچھلیاں عادات و اطوار کے اعتبار سے بھی مضبوط کیریکٹر کی حامل مانی گئی ہیں۔

ان کے متعلق ایسی ویسی باتیں کبھی سننے میں نہیں آئیں۔ اس کے برخلاف مرغ (یہ عام طور پر واحد ہی ہوتا ہے) اور مرغیوں کی بے تکلفی بلکہ بے حجابی عام بات ہے۔ سچ پوچھا جائے تو اب صرف مچھلیاں ہی قدیم مشرقی تہذیب کی نام لیوا رہ گئی ہیں۔

ان کی اسی خوبی اور اس خوبی کے علاوہ دیگر اوصاف حمیدہ کی بنا پر مچھلیوں کو جل ترکاری مانا گیا ہے (جل پری تو وہ ہوتی ہی ہیں) ترکاری جیسی معصوم اور بے ضرر صنف میں شامل کیے جانے کی وجہ سے ترکاری نوش لوگوں کے حلقے میں بھی مچھلی بے حد مقبول ہے۔ بلکہ ساحلی علاقے کے لوگ اسی ایک زندہ اور فعال ترکاری کے شیدائی ہیں۔ وہ سیلابوں میں بہہ جانا پسند کرتے ہیں لیکن مچھلیوں سے دور نہیں رہنا چاہتے۔

مچھلی اپنی شہرت کا خود انتظام کر لیتی ہے اور پکنے پر کسی میڈیا کی مدد لیے بغیر دور دور تک اپنی خوشبو پھیلاتی ہے۔ اس کی خوشبو سونگھ کر پڑوس میں لوگ کف افسوس ملتے ہیں کہ ہم نے کیوں اتنے اچھے پڑوسیوں سے تعلقات بگاڑ لیے۔

ہمارے تعلقات خوشگوار ہوتے تو ہم صرف اس خوشبو کے نہیں مصدر خوشبو کے بھی حق دار ہوتے۔ مرغ پر مچھلی کی فوقیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مچھلی سے نمٹنے کے لیے نقلی دانت نہیں بنوانے پڑتے۔

اس لحاظ سے مرغ کافی مہنگا پڑتا ہے۔ اہل زبان لوگ مچھلی ہی کو پسند کرتے ہیں۔ مرغ کے ساتھ ایک دقت یہ بھی ہے کہ ڈش سے مرغ کی ٹانگ نکل جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محفل کی شمع بجھ گئی۔

لیکن مچھلی کسی قسم کا غم انگیز ماحول نہیں پیدا کرتی۔ اس کا ہر حصہ بیت الغزل ہوتا ہے سر تو مطلع ہوتا ہی ہے۔ مچھلی میں کانٹے ضرور ہوتے ہیں لیکن کانٹے تو گلاب کی شاخ میں بھی ہوتے ہیں اور یوں بھی مچھلی، بوقت طعام آپ کی پوری توجہ چاہتی ہے۔ اسے کھاتے وقت اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ ویسے اعلیٰ ذات کی مچھلیاں بھی ہوتی ہیں جن میں کانٹے نہیں ہوتے۔ یہ مچھلیاں اعلیٰ ذات کے آدمیوں سے بہتر ہوتی ہیں۔ یہ کوئی ضرر نہیں پہنچاتیں۔

محبوباؤں اور شاعروں کو صرف ایسی ہی مچھلی کھانی چاہئے شاعر کو اس لیے کہ اگر مچھلی کا کوئی نامعقول کانٹا ان کے حلق میں پھنس گیا تو وہ ممن کلیاں میں اپنا کلام کیسے بنا سکیں گے۔ مچھلیوں کے اوصاف کی فہرست میں ایثار اور قربانی کے جذبات بھی شامل ہیں۔ مچھلیاں غیر معمولی حد تک جاں نثار ہوتی ہیں اس لیے ہر چھوٹی مچھلی بڑی مچھلی غذا کے کام آتی ہے (مرغوں میں یہ وصف سرے سے معدوم ہوتا ہے وہ پیدائشی خود غرض ہوتے ہیں)

مچھلیاں ہمیشہ پانی پیتی ہیں لیکن مرغ عام طور پر صرف ذبح ہوتے وقت پانی پیتے ہیں۔ زندگی میں بھی پیتے ہوں گے لیکن ان کی زیادہ توجہ کھانے ہی کی طرف ہوتی ہے۔ مچھلیاں پانی کے ذائقے کی بھی پروا نہیں کرتیں۔ وہ پانی سے افلاطونی عشق کرتی ہیں۔ پانی میٹھا ہو یا کھارا وہ کسی بھی پانی کے ساتھ گزارا کر لیتی ہیں۔

یہ شرافت کی نشانی ہے اور مرغیاں ہیں کہ نمکین پانی کا ایک قطرہ نہیں سہہ سکتیں۔ شاید وہ جانتی ہیں کہ نمکین پانی سے صرف غرارہ کیا جاتا ہے۔ مچھلی بہت خاموش اور پرسکون شخص ہوتی ہے۔ یہ بولتی ہی نہیں۔ جانتی ہے اس نقار خانے میں کس کی آواز سنی جاتی ہے جو اس کی سنی جائے گی۔ مرغیاں اس معاملے میں داد و بیداد سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ بولے چلی جائیں گی۔

جس گھر میں مرغیاں موجود ہوں اس گھر میں شور کے لیے بچوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مرغیوں کے شور سے بچنے کے لیے لوگ فلمی گانوں کے ریکارڈ اور لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کرتے ہیں۔ مرغیاں دوپہر کے وقت خاص طور پر بہت بولتی ہیں اور اونچا بولتی ہیں۔

کسی کو قیلولہ نہیں کرنے دیتیں۔

مچھلی کی برتری اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ مچھلی کا شکار ایک معزز شغل ہے جب کہ مرغ کو پکڑنا شکار نہیں سمجھا جاتا۔ اس کی حیثیت دال برابر ہوتی ہے۔ شرفاء مچھلی کے شکار میں اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ کوئی مچھلی جلد نہ پھنسے۔ ان میں سے زیادہ شریف لوگ تو شام کے وقت خالی ہاتھ لوٹنا پسند کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے دو باسی مچھلیاں بازار سے خرید لیتے ہیں۔ یہ گھر میں داخل ہونے کا اجازت نامہ ہوتا ہے۔

صوری اعتبار سے بھی مرغیوں کے مقابلے میں مچھلیاں زیادہ قابل دید ہوتی ہیں۔ ان کی طرف نظر بھر کر دیکھا جاسکتا ہے۔ مرغیاں حسن و جمال سے محروم ہوتی ہیں اور دیکھنے میں بھی غذا ہی دکھائی دیتی ہیں۔ مرغیاں اور مچھلیاں دونوں پالی جاسکتی ہیں لیکن دل صرف مچھلیوں سے بہلتا ہے کیونکہ پالی جانے والی مچھلیاں تو اور بھی مہ جبین ہوتی ہیں۔ یہ کہنا تو غلط ہوگا کہ خوب صورتی ان پر ختم ہوجاتی ہے۔ لیکن ان ہی میں سے چند واقعی مس ورلڈ ہوتی ہیں۔ قدرت نے ان مچھلیوں کے لیے نہایت بیش قیمت رنگ استعمال کیے ہیں۔

اور ان کے کئی دیدہ زیب ڈیزائن بنائے ہیں۔ ان کے برعکس ساری کی ساری مرغیاں ایک سی دکھائی دیتی ہیں اور ان میں سے کچھ تو صرف بھرتی کی ہوتی ہیں۔ لیکن مرغیوں میں یہ خوبی ضرور ہوتی ہے کہ یہ سب پرولتاری طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اور ان میں بورژوائی عادتیں نہیں ہوتیں۔ یہ اپنی رہائش کے معاملے میں بہت قناعت پسند ہوتی ہیں۔ انھیں شیشے کا گھر نہیں چاہئے۔ یہ بے چاری، جھانپ یا زیادہ سے زیادہ دیودار کے بوسیدہ تختوں سے بنے ہوئے ڈربوں پر اکتفا کر لیتی ہیں۔ رہائش کے علاوہ غذا کے سلسلے میں بھی مچھلیوں کے مطالبات بہت ہیں جو سب کے سب پورے کرنے پڑتے ہیں۔

اس کے باوجود یہ ڈوب مرتی ہیں۔

لذت کام و دہن کے علاوہ، مرغیاں اہل دانش کے غور و فکر کا بھی مرکز رہی ہیں اور مفکرین ہمیشہ اس فکر میں مبتلا رہے کہ مرغی پہلے پیدا

## میری بیگم کے ساتھ یہ ہوا تو خیال آیا

میاں جمشید

میری بیگم کا ایک ٹریننگ سیشن اسی اسکول میں ہونا تھا جہاں سے میں نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ سو خوشی خوشی انہیں وہاں چھوڑنے گیا کہ چلو ذرا گزرے تعلیمی دور کی یادیں تازہ ہوجائیں گی۔ کچھ دیر بعد ہی بیگم صاحبہ نے گیٹ کے اندر کی جانب بیٹھے سکیورٹی والوں سے انٹری وغیرہ کروا کر ہاتھ سے "اوکے" کا اشارہ کرتے مجھے واپس جانے کا کہا۔

میں اس تمام دورانیے میں مشاہدہ کر رہا تھا کہ انہی سکیورٹی والوں کے پاس جو بڑی عمر کے اساتذہ کا ٹولہ کھڑا دھوپ سینک رہا تھا، اس کی نظریں میری بیگم کی انٹری کے پروسیس اور اس کے ہال تک جانے کی چال پر مسلسل جمی رہیں۔ ان ہی میں میرے ایک عربی کے ٹیچر بھی شامل تھے جو اب بزرگی کے قریب ہی تھے۔ تبھی ذہن میں خیال آیا کہ کیا ان سب کا ایسا کرنا فطری ہوتا ہے؟ ایسے خواتین پر مسلسل نظریں جمائے رکھنا، دور تک دیکھتے رہنا کیا عام سی بات ہوتی؟ کیا خواتین ان سب کو لائٹ لیتیں ہیں؟ کیا یہ سب روٹین کی باتیں ہیں؟ کوئی فرق نہیں پڑتا، کہ صرف دیکھا ہی تو جاتا ہے؟

ایسی بات نہیں کہ میری وائف ساتھ ایسا ہوا تو ہی مجھے خیال آرہا ہے۔ ہاں! ویسے یہ بھی ہے کہ جب اپنی ماں، بیوی، بہن یا بیٹی ساتھ ایسا ہو تب زیادہ محسوس ہوتا۔ مگر سچ کہوں تو کوئی کم عمر نوجوان گھورے یا دور تک اپنی نظریں جما کر دیکھتا رہے تو سمجھ آتی ہے کہ اس کی عمر ایسی ہے، تربیت کی کمی وغیرہ۔ مگر جب کوئی بڑی عمر کا مرد، بال بچوں والا ایسا کرے تو بندہ کس کو قصوروار ٹھہرائے۔ خاص کر جب کوئی استاد ہو یا کسی بھی ادارے میں سینئر پوزیشن کا حامل فرد ایسی غیر اخلاقی عادتوں سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکے تو اس کا کیا حل ہے؟ "چھوڑیں جی بس وہ ہیں ہی ایسے، آپ پروا نہیں کرو، ان کو دیکھنے دو" وغیرہ جیسی باتیں ان کے لیے کہہ کر اپنے کام میں لگ جانا کافی ہے کیا؟ چلیے اگر جس سے شکایت کی جاتی ہو وہ صاحب بھی ایسے ہی نکل آئیں تو پھر بندہ کس سے فریاد کرے؟

میں ہمیشہ ان تمام خواتین کو واقعی داد دیتا ہوں جو عمر کا لحاظ کرتے ہوئے ایسا سب سہہ جاتی ہیں۔ مگر یہ بھی المیہ ہے کہ مردوں کے اس معاشرے میں جو بول بھی پڑے، اور پھر سنوائی ہو بھی جائے تو وہ عورت بعد میں زیادہ مرکز نگاہ بن جاتی ہے: "اچھا! یہ ہیں وہ جنہوں نے بڑی ہمت کی تھی، ایسی دکھتی ہیں" اور پتا نہیں کیا کیا۔ انہی باتوں کے بتنگڑ بننے کی وجہ سے چپ سادھ لی جاتی ہے۔ جملے بازی کو چھوڑیئے صاحب، صرف مردانہ جنسی نظروں والی نگاہ میں خواتین کا دفاتر میں کام کرنا، چلنا پھرنا، پبلک ڈیلنگ وغیرہ یا بازار، دکان یا پبلک ٹرانسپورٹ پر یہ سب سہنا واقعی میں اتنا آسان نہیں جتنا ایسے میرا یہاں ایک مضمون میں لکھ دینا۔

مجھے جو ابھی تک عجیب یا برا لگتا ہے، وہ یہ ہے کہ چلو کوئی عام رکشہ ڈرائیور ہو، کوئی دکان والا، یا کوئی آتا جاتا غیر ایسی نگاہوں سے دیکھے تو چل جاتا کہ ابھی تعلیم و تربیت کی بہت کمی ہے۔ مگر کوئی اپنا جاننے والا، کوئی دوست، استاد یا کولیگ ایسا سب کرے تو کیوں کرے بھئی؟ یہ کیسا تجسس ہے؟ اور کیوں ہے؟ کیا اچھا دیکھوں تو سہی اس کی وائف کیسی ہے؟ بہن کیسی دکھتی ہے؟ کتنی ماڈرن ہے؟ مطلب کہ، کیا یہ سب نارمل ہوتا ہے؟ فطری ہوتا ہے؟ کیا ہم اس پر قابو نہیں کر سکتے؟

اچھا خیر چھوڑیے، اب بہت لمبی بات ہوگی۔ کبھی تو سمجھ میں آ ہی جائے گا۔ کبھی تو ہم مرد خود کو بدل ہی لیں گے، کبھی تو ہوگا کہ ہم مردوں کی موجودگی اور ہماری نظروں سے خواتین خود کو کمفرٹیبل محسوس کریں گی۔ کبھی تو کوئی حل نکلے گا۔

آپ کو ملے تو مجھے بھی بتایئے گا، ابھی میں ذرا اپنے ادارے میں اپنے دوست کے بچے کا ایڈمیشن کرلوں۔ اس کی کال آئی تھی کہ خود مصروف ہوں تو تمہاری بھابی آرہی ہیں؛ اور لگتا ہے باہر استقبالیہ پر وہی موجود ہیں۔ آج میں دیکھوں تو سہی کہ بھابی لگتی کیسی کی ہیں؟

## تنقید کی تلوار سے تعلقات کا سر قلم

سید محمد رضا

بلاشبہ حد سے بڑھ جانے والے اور کم رہ جانے والے خسارے میں ہیں۔ (القرآن)

دکھاوا اور کنجوسی، حد سے بڑھ کر اور ضرورت سے کم ہمیشہ ہر چیز نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ البتہ جب کوئی اور چارہ ہی نہ ہو تو ضرورت کے مطابق اپنی یہ حس استعمال کی جاسکتی ہے۔ تاریخ میں انسانوں کو فیصلہ لینے کی حیثیت سے دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: ایک گروہ جو دل سے جذبات کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہے اور دوسرا وہ جو دماغ سے وجوہ پرکھ کر فیصلہ لیتا ہے۔ دونوں گروہوں کے لوگ زمین پر موجود ہر آبادی میں پائے جاتے ہیں۔

یہ فیصلے لوگوں سے منسوب ہوتے ہیں، ان فیصلوں کو مخصوص لوگوں سے منسوب نہیں کیا جانا چاہیے۔ البتہ ایسا ہوتا ضرور ہے جیسے عام طور پر ہمیشہ عقل کی بنیاد پر فیصلہ لینے والوں کو دانشور اور مضبوط تصور کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایشیائی خطے کے لوگ مغرب والوں کو معقول تسلیم کرتے ہیں جبکہ ایشیائی لوگوں کو جذباتی مانا جاتا ہے کہ جو جلد باز اور کمزور لوگوں کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ عقل کی بنیاد پر فیصلہ کرنے والے ہی تنقیدی نظر کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ تمام ترجیحات اور توہمات سراسر غلط ہیں۔

کوئی بھی بات یا فیصلہ، محض دماغ سے یا صرف دل سے لینا شدید مضر ہے۔ انسان کی نفسیاتی، معاشی، معاشرتی، مذہبی اور سیاسی زندگی میں دونوں چیزوں میں توازن کی اشد ضرورت ہے۔ ایک انسان کی مخصوص ذہنیت ہمیشہ تربیت، ماحول اور ادب (Literature) سے پروان چڑھتی ہے اور موجودہ دور میں میڈیا بھی اس لحاظ سے ایک اُستاد بن چکا ہے۔

ہماری قوم کی پسماندگی کی ایک سب سے بڑی وجہ ہمارے ادب (لٹریچر) کا فقدان اور تاریخ و حالات کے حقائق سے بے خبری ہے۔ لیکن جو لٹریچر آج ہمارے پاس موجود ہے، افسوس کہ چند تنقیدی نقطہ نظر رکھنے والے، خاطر خواہ علم رکھنے والے لوگ اُس ادب کو بھی ترقی یافتہ ادب سے موازنے میں بے حرمتی کا نشانہ بناتے ہیں اور زیادہ تر یہ لوگ حد سے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ میڈیا پر اپنے ان ذاتی اور دوسروں سے متاثر خیالات کو بیان کر کے لوگوں کی ذہنیتوں میں ہلچل مچا دیتے ہیں۔ آخر کیا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے ایک سیاستدان کا دوسرے سے موازنہ کر کے یا ایک ادبی شخصیت کو دوسری شخصیت پر فوقیت دے کر؟ یہ چیزیں ہمیشہ تنگ نظری، شدت پسندی اور جذباتی اُبھار کا سبب بنتی ہیں۔

آج کل حالات بھی کچھ یوں ہیں کہ عوام کا بھی اس تباہی میں بھرپور کردار ہے۔ عادت کی وجہ سے ذہنیت ہی ایسی بن گئی ہے۔ سیاست میں جب تک سیاسی گروہ ایک دوسرے کو اور مذہب میں جب تک فرقے ایک دوسرے کو بلاضرورت اور بیہودہ طریقے سے تنقید کا نشانہ نہ بنائیں، اُن کی سیاست چمکتی ہے نہ ہی فرقوں کے مذہبی جذبات میں جوش رہتا ہے۔ اور بلاشبہ پاکستان میں بڑھتی فرقہ واریت اسلام کو مرضی کے مطابق بڑھانے اور گھٹانے کی ہی وجہ سے ہے۔ اسلام میں اور اسلام پر تنقید کی وجہ سے ہی آج انسان، انسانیت دیکھنے کو ترس گیا ہے۔ سارے مسالک و ممالک میں یہی ملتی جلتی کیفیت ہے مگر اپنا ملک اسلام کے نام پر ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں سے اصلاح کی ضرورت پر اس بلاگ کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تنقید کرنے والوں کو ولولہ، اُمید، ہمت اور حوصلہ بھی اُنہی لوگوں میں پیدا کرنا چاہیے جنہیں اصلاح کے لیے ہی سہی، مگر یک طرفہ طور پر تنقید کے نشانے پر رکھا جاتا ہے۔ تنقید میں صرف اچھائیاں بھی نہیں نکالنی چاہئیں اور نہ ہی صرف بُرائیاں۔

ناقدین حضرات (استاد سے لے کر اینکر پرسنز تک) کو پاکستان کے مذہبی، معاشی، اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی پہلوؤں پر ہمیشہ دل اور دماغ، دونوں کا استعمال کرتے ہوئے حق کو اجاگر کرنا چاہیے۔ اُنہیں اپنا ذاتی نقطہ نظر خود تک محدود رکھنا چاہیے کیونکہ وہ اس سے دوسروں کے نظریات متاثر کر سکتے ہیں۔ ایک مشہور قول کے مطابق: غیر ضروری تنقید وہ تلوار ہے جو سب سے پہلے خوبصورت تعلقات کا سر قلم کرتی ہے۔

۷۷۷۷

## کیا صرف امیر طبقہ ہی مراعت یافتہ ہوتا ہے؟

فہد ملک

اگر آپ نے نسل در نسل اشرافیہ اسکول سے تعلیم حاصل کی ہے جہاں آپ کے دادا پڑھے پھر آپ کے والد نے علم حاصل کیا اور کسی دن آپ کے بچے بھی پڑھنے جائیں گے، تو آپ کے ساتھ ساتھ بڑے ہونے والے افراد نامور بیوروکریٹس، صنعت کاروں، سیاستدانوں اور زمینداروں کی اولادیں ہوتے ہیں۔

ایک مہنگی نجی تعلیم آپ کے لیے معتبر یونیورسٹی کی راہ ہموار کردیتی ہے، جہاں موجود پروفیسرز آپ کو تجزیاتی مفکر بنانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ گریجویٹ ہونے تک آپ ایک ایسے خوددار شخص بن جاتے ہیں جو ہر چیز کے بارے میں اپنے زاویہ نظر سے دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہاں آپ کی جان پہچان بااثر ہم وطنوں سے ہوجاتی ہے، جو آپ کی ایک آواز پر لبیک کہہ کر ہر میدان میں آپ کے ساتھ دینے کو تیار ہوں گے۔

آپ جیسے ہی اپنی عملی زندگی کا آغاز کریں گے تو آپ محسوس کریں گے کہ ملازمت کا جھمیلا تو عام لوگوں کے لیے ہونا چاہیے آپ کے لیے نہیں۔ آپ تو اپنے والد کے کامیاب کاروبار کو وہیں سے اپنے ہاتھوں میں لے سکتے ہیں جہاں پر آپ کے والد چھوڑیں گے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر آپ کے والد کو چند لوگوں کو فون کر کے سفارش کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی۔ پھر آپ اپنی قابلیت اور درست سفارشات کے بل بوتے پر ایک ٹاپ کارپوریٹ کمپنی میں مڈل منیجر بن جاتے ہیں، اور یوں ایگزیکٹیو سطح کا عہدہ حاصل کرنے کے لیے آپ کو کم از کم ایک دہائی کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔

جب آپ 40 برس کے ہوجاتے ہیں تو آپ کے پاس اتنی دولت جمع ہوجاتی ہے کہ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے قبل از وقت ریٹائرمنٹ کا بھی سوچا جاسکتا ہے اور آپ ایسے اہم لوگوں سے مراسم بھی قائم کر لیتے ہیں جو آپ کی آئندہ نسلوں کے آگے بڑھنے کی راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ جہاں آپ اپنی کئی کامیابیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں وہیں آپ سے کہیں باتوں باتوں میں یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ کی کامیابی کا راز کیا ہے، جس پر آپ پورے فخر کے ساتھ جواب دیتے ہیں کہ 'مجھے سب کچھ بنا بنایا نہیں ملا۔ میں نے یہاں تک پہنچنے کے لیے سخت محنت کی ہے۔'

خود کو حاصل خصوصی حیثیت یا مراعت کی ایسی فراموشی کا مظاہرہ ہمیں اکثر و بیشتر اس وقت دیکھنے کو ملتا ہے جب کوئی دوست یا رشتہ دار اپنے کریئر/زندگی کو آگے بڑھانے میں مددگار ثابت ہونی والی ذاتی خصوصی حیثیت، سماجی سطح پر حاصل برتری کو تسلیم کرنے سے ڈرتا ہے۔

مراعت پر بات کرنا یا غور و فکر کرنا بہت ہی کٹھن کام ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مراعت کا تعلق صرف طبقاتی فرق سے ہے کہ امیر کے پاس ملازم طبقے کی نسبت زیادہ مواقع اور شارٹ کٹس دستیاب ہوتے ہیں، لیکن مراعت کا طول و عرض یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ صنفی، نسلی، مذہبی شناخت، جنسی جھکاؤ اور جسمانی و ذہنی صحت کے معاملات تک بھی پھیلا ہوا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے آپ مراعت اور جبر کو ایک دوسرے کا متضاد تصور کرتے ہوئے جائزہ لیجیے۔ ایک شخص کو مراعتوں کی نسبت جتنا جبر سہنا پڑتا ہے اسے گننا کافی آسان ہے، کیونکہ اکثر و بیشتر ہمارا ذہن منصفانہ رویے سے زیادہ خراب رویوں کی یاد محفوظ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ یوں جبر کی شدت کو سمجھنا کافی آسان ہوجاتا ہے، اب ان سوالوں کو ہی لیجیے کہ کیا آپ غریب ہیں؟ آپ کا رنگ کون سا ہے؟ کیا آپ خاتون ہیں؟ کیا آپ کا جنسی جھکاؤ معاشرے میں تسلیم کیا جاتا ہے؟ کیا آپ جسمانی یا ذہنی طور پر معذور ہیں؟

مذکورہ تمام حالات نہ صرف لوگوں کو اپنے اپنے سماجی حلقوں سے الگ کردیتے ہیں بلکہ اس طرح ان کی شخصیت کے اختیاری پہلوؤں میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے، جنہیں معاشرہ تسلیم نہیں کرتا۔ مگر وہ لوگ جنہیں معاشرہ تسلیم کرتا ہے بلکہ ہمارے خرچے پر بااختیار بناتا ہے، تو انہیں کس کھاتے میں لائیں گے؟ تو جناب یہ جبر کے متضاد مراعت کے کھاتے میں آتے ہیں۔

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے چند کے پاس مختلف وجوہات کے باعث دیگر کے مقابلے میں نمایاں برتریاں حاصل ہیں، لیکن ان وجوہات میں ہمارا عمل دخل نہیں ہوتا، مثلاً، ہم کون ہیں، ہماری جلد کا رنگ کیا ہے، ہم کہاں سے تعلق رکھتے ہیں، جب ہم بڑے ہو رہے تھے تب ہمارے پاس کس قسم کی مالی اور اخلاقی حیثیت حاصل تھی، ہم کس مذہب کی پیروی کرتے ہیں، یا چند مخصوص وہ معاملات جن کی وجہ سے ہماری زندگیاں بہتری کی جانب مائل ہوئیں، ان چھوٹے چھوٹے امتیازی فرق پر لوگوں کی نظر ہی نہیں جاتی۔

گزرتے وقت کے ساتھ دیگر کے مقابلے میں حاصل امتیازی فرق زندگی میں مددگار ثابت ہوتا رہتا ہے اور پھر ایک نکتہ آتا ہے کہ جب یہی لوگ، جو عام طور پر مراعت یافتہ حلقے میں آتے ہیں، محسوس کرنا شروع کردیتے ہیں کہ وہ تو ہمیشہ سے ہی کامیابی کے مستحق تھے اور انہوں نے سب کچھ اپنے بل بوتے پر حاصل کیا ہے، دوسری طرف ہم سب ان کی بات تسلیم کرنا شروع کردیتے ہیں اور معاشرے میں اپنی جگہ پر آرام سے جا بیٹھتے ہیں۔

ہم میں سے چند لوگ اس خیال سے اختلاف کر سکتے ہیں یا پھر ناراض ہوسکتے ہیں، خاص طور پر جب سخت محنت کو خاطر میں نہ لایا جائے، یہ قابل فہم بات ہے۔

لیکن اس مراعت کو حقیقی معنی میں جڑ سے اکھاڑنا ہے تو ہمیں اسے ایک منظم ڈھانچے کے طور پر تسلیم کرنا ضروری ہے جو کسی فرد کو محض اس کی شناخت کی بنیاد پر مفت میں برتری بخش دیتا ہے، جیسے دکھائی نہ دینے والے خصوصی حقوق کا پیچ حاصل ہو جو جب چاہے آپ اپنی مرضی سے استعمال کریں اور انکار سے اس ڈھانچے کو تقویت بخشتا ہے۔ ویسے بھی کون یہ تسلیم کرنا چاہے گا کہ انہیں پہنے ہوئے جوتے دراصل ان کے باپ کی کمائی سے خریدے گئے ہیں جو کامیابی کا سفر جلدی طے کرنے میں ان کے لیے مددگار ثابت ہوئے؟

اگر آپ کسی طرح یہ تسلیم کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ زندگی کی ریس کے اندر 'آپ کہاں پیدا ہوئے' یا 'آپ کیسے دکھتے ہیں' جیسی پیدائشی امتیازی حیثیت نے مدد کی جس میں آپ کا کوئی قصور نہیں، تو پھر آپ کو جوابدہ ہونا پڑے گا۔

آپ اپنی کامیابی کے پیچھے وجوہات کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے پر مجبور ہوجائیں گے۔ خود کو حاصل مراعت کو تسلیم کر لینے سے آپ اپنے اندر موجود متکبر خیال کو ختم کرنے لگتے ہیں کہ آپ کے عروج کے پیچھے صرف آپ ہی ہاتھ ہے۔ چند لوگوں کے لیے اس خیال کو ہضم کرنا بہت ہی دشوار ثابت ہوسکتا ہے۔

### جس دیس سے ماؤں بہنوں کو

فیض احمد فیض

جس دیس سے ماؤں بہنوں کو
اغیار اٹھا کر لے جائیں
جس دیس سے قاتل غنڈوں کو
اشراف چھڑا کر لے جائیں
جس دیس کی کورٹ کچہری میں
انصاف ٹکوں پر بکتا ہو
جس دیس کا منشی قاضی بھی
مجرم سے پوچھ کے لکھتا ہو
جس دیس کے چپے چپے پر
پولیس کے ناکے ہوتے ہوں
جس دیس کے مندر مسجد میں
ہر روز دھماکے ہوتے ہوں
جس دیس میں جاں کے رکھوالے
خود جانیں لیں معصوموں کی
جس دیس میں حاکم ظالم ہوں
سسکی نہ سنیں مجبوروں کی
جس دیس کے عادل بہرے ہوں
آہیں نہ سنیں معصوموں کی
جس دیس کی گلیوں کوچوں میں
ہر سمت فحاشی پھیلی ہو
جس دیس میں بنت حوا کی
چادر بھی داغ سے میلی ہو
جس دیس میں آٹے چینی کا
بحران فلک تک جا پہنچے
جس دیس میں بجلی پانی کا
فقدان حلق تک جا پہنچے
جس دیس کے ہر چوراہے پر
دو چار بھکاری پھرتے ہوں
جس دیس میں روز جہازوں سے
امدادی تھیلے گرتے ہوں
جس دیس میں غربت ماؤں سے
بچے نیلام کراتی ہو
جس دیس میں دولت شرفاء سے
نا جائز کام کراتی ہو
جس دیس کے عہدیداروں سے
عہدے نہ سنبھالے جاتے ہوں
جس دیس کے سادہ لوح انساں
وعدوں پہ ہی ٹالے جاتے ہوں
اس دیس کے ہر اک لیڈر پر
سوال اٹھانا واجب ہے
اس دیس کے ہر اک حاکم کو
سولی پہ چڑھانا واجب ہے

# فرمانِ الٰہی

ڈاکٹر مولانا صباح اسماعیل (ندوی، علیگ) قسط: 1145

## دنیا میں عیش کر چکے!

اور کفر کرنے والوں نے ایمان لانے والوں کے بارے میں کہا کہ اگر قرآن کوئی خیر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم پر سبقت نہ پاتے اور چونکہ انھوں نے اس سے ہدایت نہیں حاصل کی تو اب کہیں گے کہ یہ تو قدیم جھوٹ ہے۔☆

اور اس سے قبل سے موسیٰ کی کتاب موجود ہے، رہنما اور رحمت اور یہ کتاب اس کی پیشین گوئیوں کی مصداق ہے، عربی زبان میں تاکہ ان لوگوں کو آگاہ کرے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم ڈھائے اور یہ بشارت ہے حسن عمل والوں کے لیے۔☆

بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انھوں نے اس پر استقامت کا مظاہرہ کیا تو ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ حزن و ملال میں مبتلا ہوں گے۔☆

یہی لوگ اصحاب جنت ہیں، اس میں ہمیشہ رہنے والے۔ یہ جزا ہوگی ان اعمال کی جو وہ کرتے رہے۔☆

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی۔ اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کو پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔ اور اس کو پیٹ میں رکھنا اور اس کو دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہوا۔ یہاں تک کہ جب وہ پہنچ جاتا ہے اپنی پختگی کو اور پہنچ جاتا ہے چالیس سال کی عمر کو وہ دعا کرتا ہے اے رب! مجھے سنبھال کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمایا اور وہ صالح عمل کروں جو تجھے پسند ہیں۔ اور میرے لئے میری اولاد کو بھی صالح بنا دے۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں بھی تیرے سامنے سرتسلیم خم کرتا ہوں۔☆

یہی لوگ ہیں جن کے اعمال حسنہ کو ہم قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے جنت والوں کے ساتھ۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا رہا ہے۔☆

رہا وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم پر تف ہے! کیا تم لوگ مجھے اس سے ڈراتے ہو کہ دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا، حالانکہ مجھ سے قبل کتنی ہی قومیں گزر چکی ہیں! اور وہ اللہ سے فریاد کررہے ہوتے ہیں کہ تیرا ناس ہو! ایمان لا، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے! تو وہ جواب دیتا ہے کہ یہ سب محض اگلوں کے فسانے ہیں۔☆

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی وعید پوری ہوئی ان امتوں کے ساتھ جو ان سے قبل گزرے جنوں اور انسانوں میں سے۔ بے شک یہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوئے!☆

اور ان میں سے ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کے اعتبار سے درجے ہوں گے تاکہ خدا ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ان کو دے اور ان کے ساتھ کوئی ظلم و زیادتی نہیں کی جائے گی۔☆

اور اس دن کو یاد کرو جس دن کفر کرنے والے جہنم کے سامنے لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے حصہ کی اچھی چیزیں دنیا کی حیات میں لے اور برت چکے تو آج تم تو ہین آمیز عذاب بطور جزا پاؤ گے بوجہ اس کے کہ تم زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر کرتے رہے اور بوجہ اس کے کہ تم فسق و فجور میں مبتلا رہے۔☆

—سورۃ الاحقاف— رکوع: 2 — آیت: 11تا20 — پارہ: 26—

یہ سورۃ الاحقاف کا دوسرا رکوع ہے۔ پہلے رکوع میں ارشاد ہوا تھا "حا میم۔ یہ کتاب نہایت اہتمام کے ساتھ خدائے عزیز و حکیم کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ ہم نے ارض و سماوات اور ان کے درمیان کی چیزوں کی تخلیق نہیں کی مگر ایک حقیقی غایت اور معین مدت کے لیے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اس چیز سے اعراض کیے ہوئے ہیں جس سے ان کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کہہ دیجئے کہ کبھی تم نے غور بھی کیا ان چیزوں پر جن کو اللہ کے ساتھ تم پوجتے ہو؟ مجھے دکھاؤ کہ زمین کی چیزوں میں سے انھوں نے کون سی چیز تخلیق کی ہے یا ان کی آسمانوں میں کون سی شراکت ہے؟ میرے سامنے اب سے قبل کی کوئی کتاب پیش کرو یا کوئی ایسی روایت جس کی بنیاد علم پر ہو، اگر تم اپنے دعوے میں صادق ہو۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے سوا ان کی دہائی دیتے ہیں جو یوم قیامت تک ان کو جواب دینے والے نہیں ہیں اور وہ ان کی دعاؤں سے غافل بھی ہیں! اور جب لوگ اکٹھے کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔ اور جب ہماری نہایت واضح آیتیں ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ کافر لوگ حق کی بابت، جب کہ وہ ان کے پاس آ گیا، کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا سحر ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو گھڑ لیا ہے؟ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے اس کو گھڑا ہے تو تم لوگ مجھے خدا سے ذرا بھی نہ بچا سکو گے اور تم جو حق بیزاریاں کررہے ہو وہ اس کو خوب معلوم ہے۔ وہ میرے اور تمہارے درمیان شہادت کے لیے کافی ہے اور وہ بڑا ہی غفور رحیم ہے۔ کہہ دیجئے کہ میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا ...

... بطور خاص انسان پر اس کی والدہ کے احسانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ عام طور پر آدمی اپنے والد کے ساتھ بدسلوکی اور بے توجہی کا معاملہ نہیں کرتا، ایک تو وہ مرد ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور بھی نہیں ہوتا اور اکثر اس کے پاس کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو اس کے بعد وراثت کی صورت میں اس کی اولاد کو ملنے والی بھی ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں ماں جسمانی اور جذباتی طور پر زیادہ ضرورت مند ہوتی ہے کہ اس کا خاص خیال رکھا جائے اور اس کی ولادت کی شکل میں جو تکلیف اس نے برداشت کی ہے وہ بے مثال ہوتی ہے۔ لیکن محبت، خدمت اور توجہ کے دونوں حقدار ہوتے ہیں اس لئے ان دونوں کے ساتھ مکمل حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔

یہاں اس رکوع میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کل قیامت کے دن جب کفار و منکرین اپنی اچھائیاں گنوانا چاہیں گے اور اس کا بدلہ مانگیں گے تو ان کو یہ جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے حصے کی ساری نعمتیں دنیا میں حاصل کر چکے ہو اور جس قدر عیش و عشرت کے تم حقدار تھے وہ تم کو دنیا ہی میں دی جا چکی ہے۔ اب تو بس تمہارے لئے ذلیل اور رسوا کرنے والا عذاب ہی ہے جو تم کو دیا جائے گا۔ جب حقیقی خیر دنیا میں آیا تو تم نے اس کی قدر نہیں کی اور اب یہاں تمہارے لئے کوئی خیر نہیں ہے۔☆☆☆

# معراج کے پیغام میں ایک فلاحی ریاست کا منشور

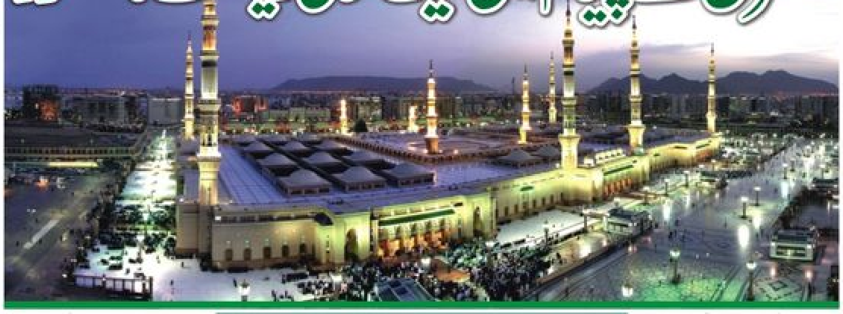

مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی، حیدرآباد دکن

سرکار دو عالم نے رب تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق دعوت اسلامی کو بندگان خدا تعالیٰ تک پہنچانے میں شب و روز منہمک ہوتے ہوئے مکمل 12 سال صرف فرما چکے جس میں ہر طرح کی مشکلات پیش آتی رہیں اور اس دوران صرف آپ کو ہی نہیں بلکہ آپ کی ندائے حق پر لبیک کہنے والی سعید روحوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو بھی بہت ستایا گیا لیکن آقائے نامدار اور آپ کے اصحابؓ کے صبر و تحمل کا ایک بہترین ثمرہ سامنے آیا کہ آپ کی دعوت کا تعارف سارے عرب میں ہو چکا تھا اور ایک قابل لحاظ تعداد آپ کی دعوت کے سلسلہ میں ہم خیال بھی ہو چکی تھی۔

رسول اللہ ﷺ جس دین حق و دین فطرت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہوئے 12 سال گذار چکے ان ہی اصولوں پر ایک صالح ریاست و فلاحی اسٹیٹ کے قیام کا وقت قریب آچکا تھا اس کے اس کا شاندار افتتاح سرور دو جہاں کے دست مبارک سے مدینہ طیبہ میں ہو، اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کو شرف ملاقات کیلئے اور تجربات و مشاہدات اور اس سلسلہ میں کچھ اصولی احکام عطا فرمانے کیلئے ارتقائی سفر سے گذار کر رات کے ایک قلیل عرصہ میں سدرۃ المنتہیٰ سے بھی کچھ آگے بلایا اور ہم کلامی کا شرف بخشا جسے عرف عام میں "معراج" کہتے ہیں اور یہ واقعہ اسلامی تاریخ میں بہت نمایاں ہے۔

اس ارتقائی سفر کی روداد جو آپ ﷺ کی احادیث میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ جسے ہم ہر سال تقاریر کے ذریعہ سنتے اور مضامین میں پڑھتے رہتے ہیں، جو ہمارے لئے عبرت کا سامان فراہم کرتے ہیں لیکن "واقعہ معراج" میں جو پیغام ہمیں ملتا ہے الا ماشاءاللہ بہت کم لوگوں کی اس جانب نظر رہتی ہے۔

قرآن مجید کی ایک مشہور سورۃ "سورۃ بنی اسرائیل" میں یہ پیغام محفوظ کر دیا گیا کہ انسانی معاشرے کی اٹھان کن بنیادوں پر قائم کی جائے۔

علامہ پیر محمد کرم شاہ نے اس سورۃ بنی اسرائیل کے رکوع ۳ و ۴ کے سلسلے میں یوں تحریر فرمایا کہ:

"رکوع ۳ و ۴ میں اس نظام حیات کی تفصیلات بیان کردی گئی ہیں جو اسلام اقوام عالم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے اور دنیائے انسانیت میں رائج کرنا چاہتا ہے۔ اس سے بھی صاف معلوم ہو رہا ہے کہ مظلومیت کا دور ختم ہونے کے قریب ہے۔ شاندار مستقبل کا آغاز ہونے والا ہے جبکہ اسلام ایک قوت حاکم کی حیثیت سے نمودار ہو گا۔" (ضیاء القرآن جلد دوم)

...

خاندانی نظام کا محور والدین کا ادب و احترام

(2) انسانی حقوق میں سب سے اہم اور مقدم مقام والدین کا ہے اولاد کو والدین کا مطیع خدمت گذار اور ادب شناس ہونا چاہئے۔ معاشرے کا اخلاقی ایسا ہونا چاہئے جس میں اولاد والدین سے بے نیاز اور سرکش نہ ہو بلکہ ان سے ...

# رب تعالیٰ کے یہاں بنیادی حیثیت غضب نہیں، اس کی رحمت کو حاصل ہے

حافظ محمد ہاشم قادری مصباحی

بسم اللہ...... الخ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے۔ رب العالمین نے اپنی کتاب میں اپنی رحمت کی صفت بیان فرمائی، اس لیے ہمیں اس کی رحمت اور فضل سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ کے ذاتی نام "اللہ" کے علاوہ 99 نام صفاتی نام مشہور ہیں۔ انہیں مفسرین کرام نے بیان فرمایا، ان میں سے بیشتر قرآن مجید میں موجود ہیں اگرچہ قرآن مجید میں ننانوے کی تعداد مذکور نہیں مگر یہ ارشاد ہے کہ اللہ کو اچھے ناموں سے پکارا جائے۔

احادیث پاک میں بکثرت نام موجود ہیں، رحمٰن، بڑی رحمت والا، رحیم، نہایت مہربان، الملک، حقیقی بادشاہ، القدوس، نہایت مقدس اور پاک، السلام، جس کی ذاتی صفت سلامتی ہے، المؤمن، امن و امان عطا کرنے والا، العظیم، بڑی عظمت والا، العدل، سراپا عدل و انصاف، الکریم، صاحب کرم، المنتقم، مجرمین کو کیفر کردار تک پہنچانے والا، بدلہ لینے والا، ذوالجلال والاکرام، صاحب جلال اور بہت کرم فرمانے والا، جس کے جلال سے بندے ہمیشہ خائف ہوں اور جس کے کرم کی بندے ہمیشہ امید رکھیں وغیرہ وغیرہ، هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ ... الخ۔ ترجمہ: وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور ...

... طرح کے قوانین بنائے جا رہے ہیں، جس سے عوام میں بے چینی ہے۔ مظلوم کی دادرسی کے بجائے اس پر مزید ظلم یہ کہ اس پر طرح طرح کے الزامات لگا کر گودی میڈیا کے ذریعہ بدنام کیا جا رہا ہے اور ان کی آواز کو بند کرنے، دبانے کے لیے ان کو مقدمات میں پھنسایا جا رہا ہے تاکہ وہ سیدھے کھڑے نہ ہو پائیں۔ بھگتے رہیں۔ یاد رہے رب کے صفاتی ناموں میں "قہار" بھی ہے؟ زبردست قہر والا، سب کو مغلوب کرنے رکھنے والا، شدید عذاب نازل کرنے والا۔ قرآن مجید میں بہت سی آیات کریمہ شاہد ہیں۔ ترجمہ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ (القرآن، سورۃ البروج: آیت 12) رب کی پکڑ میں دیری عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اللہ کرے رب کی پکڑ جلد آئے آمین

رابطہ 09279996221

### سفرِ معراج

چوم کر شاد ہیں سب آج تلک پائے رسولؐ
آج تک اہل زمیں سے کریں سب داد وصول
ختم گیا وقت، ہوئی لمحوں کی زنجیر دراز
ماہ و انجم کی درازت شب معراج کی دھول

نسیم فائق

### سورۃ الفیل کی تفسیر

اے محمدؐ رسول خدا
آپؐ نے کیا یہ دیکھا نہیں
مالک قہر و جبروت نے
کیا کیا ہاتھی والوں کے ساتھ
کیا ملایا نہیں آخرش
ان کے مکر و ریا خاک میں
کس طرح لشکر فیل پر
آسمانوں سے بھیجے گئے
غول در غول ابابیل کے
جن کی منقاروں سے ہر طرف
سنگریزے برستے رہے
جیسے بندوق کی گولیاں
جن کو لگتے ہی فوج عدو
دم کے دم میں فنا ہوگئی
جیسے بھوسے ہوں کھائے ہوئے
یوں خدا کی طرف سے انہیں
مل گئی سرکشی کی سزا
ہوگئی ساری نخوت ہوا

فیاض انور چاپدانوی

### نعت شریف

فخر کون و مکاں کی بات کریں
سرور دو جہاں کی بات کریں
مونس بیکساں کی بات کریں
مشفق و مہرباں کی بات کریں
وجہ تسکیں ہے جس کا ذکر جمیل
اس شہ دو جہاں کی بات کریں
با ادب با وضو چلے آؤ!
شاہ پیغمبراں کی بات کریں
فوقیت جس نے دی غلاموں کو
اس شہ انس و جاں کی بات کریں
بھوکے پیاسوں کا جو کفیل رہا
آؤ اس میزباں کی بات کریں
جس نے سب کو کیا تھا مست الست
اس پیر مغاں کی بات کریں
دوستو! ذکر کردگار کے ساتھ
خاتم مرسلاں کی بات کریں
ضوفگن جس سے ہے دل عادلؔ
اس مہ ضوفشاں کی بات کریں

صوفی عادل ادیب شاہ اشرفی

### توبہ

وکیل انور چاپدانوی

سبب کیا ہے؟
جو تم اتنے پریشاں حال رہتے ہو
نہیں ملتا کسی پل چین
محفل ہو کہ تنہائی
ہے اس کا راز کیا بھائی؟
تمہارے سوکھے سوکھے ہونٹ بھی
غماز ہیں اس بات کے
شاید......
تبسم تم نے چھینا ہے
کسی معصوم چہرے کا
کسی کا دل دکھایا ہے
کسی کی بددعا ہے
ذرا سوچو
تم اپنے ذہن کی کھڑکی کو
ماضی کی طرف کھولو
یقیناً
اس کی آہوں کا اثر
دل پہ تمہارے ہے
یہ ایسا بوجھ ہے
جو چین سے جینے نہیں دے گا
قیامت تک......
مری مانو
خدا کے سامنے تم
کرلو توبہ
ان گناہوں کی
کہ وہ غفار ہے
اور سب کی بخشش کرنے والا ہے

# پھولوں میں خوشبو بھی دوا بھی

حکیم محمد ابراہیم شاہ

اللہ نے کوئی چیز بے کار نہیں بنائی۔ ہر چیز میں بڑی خوبیاں ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہمیں ان خوبیوں کا علم نہیں ہوتا۔ پھول تو ہر ایک کو خوبصورت لگتے ہیں، ان میں اور کیا کیا خوبیاں ہیں ان سے ہر شخص واقف نہیں۔ آیئے ان پھولوں کی خوشبو کے ساتھ ساتھ ان کی خوبیوں سے بھی متعارف ہوتے ہیں۔

## گلاب (Rose)

یہ پھول پھولوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔

اس سے گلقند تیار ہوتا ہے جو قبض کی شکایت میں مفید ہے۔ اس کے پھول کے زیرے کو پیس کر پانچ گرام مقدار میں دست روکنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ عرق گلاب دکھتی ہوئی آنکھوں میں ڈالنے سے آرام آجاتا ہے۔ شربت گلاب دل گھبرانے کی شکایت میں بے حد مفید ہے۔

## گل گڑھل (Hibiscus)

اس کا پودا اکثر باغوں میں لگا ہوتا ہے۔

اس کے پھول گہرے سرخ ہوتے ہیں۔

گل گڑھل بالوں کو لمبا اور سیاہ کرتا ہے، تیلوں میں گڑھل کے بیج پانچ گرام کھانے سے پیشاب میں جلن اور سوزش ختم ہوجاتی ہے۔

اس پھول کی تازہ پتیوں کو پانی میں جوش دے کر شکر ملا کر کھانسی، حلق کی خراش اور پیشاب کی بعض شکایات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ خشک پھولوں کا سفوف پانچ گرام کی مقدار میں روزانہ صبح نہار منہ استعمال کرنا جریان اور بدخوابی میں مفید ہے۔

## گل داؤدی

اس پھول کے جوشاندے کے استعمال سے گردے اور مثانے کی پتھری نکل جاتی ہے۔ سخت قسم کے بلغمی ورم ختم کرنے کے لیے اس کا مرہم بہت مفید ہے۔ 120 گرام گل داؤدی، ساٹھ تین گرام سونف اور ڈیڑھ گرام زیرہ سفید کوٹ کر پانی میں اتنا پکائیں کہ تمام چیزیں مرہم کی طرح ہو جائیں۔ بلغمی ورم تحلیل کرنے کے لیے یہ مرہم مفید ہے۔

## سورج مکھی (Sunflower)

اسے گل آفتاب پرست بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ہر وقت اپنا رخ سورج کی طرف رکھتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اس پھول کو سرکے میں ملا کر سات روز تک عرق النساء (ٹانگ کا درد جو کولہے سے شروع ہو کر پنڈلی تک آتا ہے) پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پیٹ کے کیڑے نکالنے کے لیے اس کے بیجوں کی دو سے چار گرام تک کی پھنکی دو دن تک دن میں دو بار دینی چاہیے۔

تیسرے دن آرنڈی کا تیل استعمال کرائیں۔

## گل سدا بہار (Periwinkle)

اس کے پھول دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک گلابی اور دوسرے سفید۔ اس کے پتے مہندی کے پتوں کے ساتھ پیس کر لگانے سے کارش میں فائدہ ہوتا ہے۔ یہ پھیپھڑوں کے امراض اور کھانسی وغیرہ میں مفید ہے۔ دست اور پیچش روکنے کے لیے اس کے تازہ پتے ستائیس گرام کی مقدار میں پانی سے کھانا بہت مفید ہے۔

جدید تحقیق کے مطابق اس کی پتیاں ذیابیطس میں مفید پائی گئی ہیں۔

## کنیر (Oleander)

اس درخت کی دو اقسام ہیں۔ ایک میں سرخ پھول لگتے ہیں اور دوسرے میں سفید۔ سفید قسم کم یاب اور زہریلی ہوتی ہے۔ کنیر کے پھولوں کا لیپ بنا کر چہرے پر لگانے سے رنگت نکھر جاتی ہے اس کے پھولوں یا پتوں کو باریک پیس کر نسوار کی طرح سونگھنے سے چھینکیں آتی ہیں اور بند نزلہ خارج ہو کر درد سر کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔

اس کا تیل پرانی خارش میں مفید ہے۔ پتوں کا جوشاندہ بنا کر اس میں روغن زیتون پکائیں کہ پانی جل کر صرف تیل باقی رہ جائے۔ یہ عمل ایسی خارش میں مفید ہے جو طویل مدت سے ہو اور کھجاتے کھجاتے کھال موٹی ہوگئی ہو۔

## نیلوفر (Water Lily)

کنول کی طرح یہ بھی پانی میں ہوتا ہے۔ پھول بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض پودوں کے پھول ایسے ہوتے ہیں جو دن میں کھلتے ہیں اور رات میں بند ہوجاتے ہیں، لیکن بعض صرف رات میں ہی کھلتے ہیں۔

کشمیر کی جھیلوں میں نیلوفر پایا جاتا ہے۔ پھولوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ بعض کا رنگ سفید، کسی کا سرخ اور بعض کا ہلکا نیلا یا بنفشی ہوتا ہے۔ اس کے پتے گول اور بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ اس کی بعض اقسام گرم علاقوں میں ہوتی ہیں اور بعض سرد علاقوں میں۔

اس کا پھول دل و دماغ کی تقویت کے لیے بہت مفید ہے۔ گرمی کے عوارض میں اس کا شربت بہترین اثرات کا حامل ہوتا ہے۔

آنتوں کے زخموں کو مندمل کرتا ہے۔ صفراوی شکایات میں بے حد فائدے مند ہے۔ سرخ پھولوں والی نیلوفر کی جڑ ابال کر بواسیر کے مرض میں غذا کے طور پر کھلاتے ہیں۔ دست روکنے کے لیے پھولوں کا جوشاندہ مفید ہے۔ اس کے پھول کا عرق گرمی کی کھانسی، تپ دق اور پسلیوں کے درد میں مفید ہے۔ اس کے پھولوں سے جو روغن تیار ہوتا ہے وہ نیند لاتا ہے اور درد سر کو روکتا ہے۔

## گل تسبیح (Canna)

اس پھولوں کے بیجوں سے تسبیح بنائی جاتی ہے اس کا پیڑ آدھ گز سے لے کر تین گز تک بلند، پتے کیلے کے پتوں سے مشابہ مگر ان سے چھوٹے، پتوں کے درمیان سے شاخ نکل کر اس پر پھول آتا ہے۔ بیج پختہ ہو کر سیاہ ہوجاتے ہیں۔ یہ بیج دل کی کمزوری میں استعمال ہوتے ہیں۔ کمزور ہاضمے والے مریضوں کو اس پودے کی جڑ کی روٹی پکا کر کھلائی جاتی ہے۔

اس کی جڑ میں نشاستہ کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ یہ روٹی جلد ہضم ہو کر ہاضمہ قوی کرتی ہے۔

## گیندا (Marigold)

اسے گل صد برگ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پھول یرقان (پیلیا) میں مفید ہے۔ اگر کسی مریض کا پیشاب رک گیا ہو تو اس کو کونپلوں کا شیرہ مصری ملا کر پلاتے ہیں۔ خونی بواسیر میں دس گرام پھولوں کو شیرہ کالی مرچ پانچ عدد کے ساتھ پیس کر استعمال کرانے سے فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر کا خون رک جاتا ہے۔

یہ پھول ورموں کو گھلاتا ہے۔ زخموں کو خشک کرتا ہے۔

## نرگس (Narcissus)

اس پھول کو ہمارے شاعروں نے انتشار کے استعارے میں استعمال کیا ہے اور اسے انتشار کرتی ہوئی آنکھ سے تشبیہ دی ہے۔ اس کے پھول میں چھ پتیاں ہوتی ہیں۔ سردی سے نزلہ زکام ہو گیا ہو تو وہ اس پھول کے سونگھنے سے ختم ہوجاتا ہے بال خورے کی شکایت میں اس پھول کو سرکے کے ساتھ لیپ کرنا فائدے مند ہوتا ہے۔

پھوڑوں پر پھولوں کو لیپ کرنے سے ان کی پیپ صاف ہوجاتی ہے۔ سیاہ داغ صاف کرنے کے لیے سرکے میں نرگس کے بیج پیس کر لیپ کرتے ہیں۔

## کنول (Lotus)

یہ ایک آبی پودے کا پھول ہوتا ہے جو تالابوں اور جھیلوں میں پایا جاتا ہے، ہندوؤں کے نزدیک یہ پھول بہت متبرک ہوتا ہے۔ پھول کے نیچے بیر کے برابر بیج ہوتے ہیں جنہیں کنول گٹہ کہا جاتا ہے۔

یہ بیج کھائے جاتے ہیں۔ ان کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ بچوں کے دست روکنے کے لیے مغز کنول گٹہ پانی میں پیس کر چھان کر بچوں کو پلانے سے آرام آجاتا ہے۔ چھ گرام کی مقدار میں مغز کنول گٹہ دینے سے جریان وغیرہ میں فائدہ ہوجاتا ہے۔

## گلنار (Carnation)

یہ ایک درخت کا پھول ہے۔ اس کا درخت انار کے درخت سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کے درخت میں بہت کم پھل آتا ہے۔

اس کا پھول سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض اقسام کا سفید اور سیاہ پھول بھی ہوتا ہے۔ یہ پھول دستوں کو بند کرنے میں مفید ہے۔

آنتوں کے زخم اور پیچش کے لیے نافع ہے۔ اسے جوش دے کر کلیاں کرنے سے دانتوں کا ہلنا بند ہوتا ہے۔ اس کا سفوف منہ کے چھالوں میں چھڑکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

## چنبیلی (Jasmine)

چنبیلی کے پھول مختلف رنگ کے ہوتے ہیں مثلاً سفید، زرد اور نیلا۔

سفید قسم بہت عام ہے، زرد اور نیلی کم یاب ہے۔ جھائیاں دور کرنے کے لیے چنبیلی کے پھولوں کا لیپ کیا جاتا ہے۔ اس کے لیپ سے رخساروں کا رنگ نکھر جاتا ہے اور ان پر سرخی آجاتی ہے۔ چنبیلی کے پھولوں سے تیل بنتا ہے جو خارش، فالج، لقوہ اور استسقا میں مفید ہے۔ اس کے پتوں کو چبانا یا جوشاندہ سے کلی کرنا دانتوں کے درد اور منہ چھالے ہوجانے کے لیے مفید ہے۔

## ناگ پھنی (Cactus Flower)

ناگ پھنی کو تھوہر بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے پتے ناگ کے پھن سے مشابہ ہوتے ہیں اس لیے اسے ناگ پھنی کہا جاتا ہے۔ اس کے پتوں پر باریک کانٹے ہوتے ہیں۔ اس کے پختہ پھل کا رنگ قرمزی اور ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ یہ پھل بواسیر کے لیے بہت مفید ہے۔

# ہرے پتوں والی سبزیاں طبی فوائد کا مجموعہ

رابعہ شیخ

"ہرے پتوں والی سبزیاں" ایک ایسی سستی غذا ہے، جس کے فوائد بے شمار ہیں، تاہم اکثر لوگ سبزیوں کو دیکھ کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ سبزیوں کی متبادل کوئی غذا نہیں ہوسکتی۔ دیکھنے میں ہری بھری اور فوائد بے شمار، انسان کی صحت و تندرستی کا دارومدار ان سبزیوں پر ہے۔ سبزیاں تو سب ہی فائدہ مند ہیں لیکن غذائی ماہرین ہرے پتوں والی سبزیوں کی غذائی اہمیت پر زیادہ زور دیتے ہیں۔

ہرے پتوں والی سبزیوں میں کرم کلا، پالک، سلاد پتہ، دھنیا، بند گوبھی، ہرے پتوں والے چقندر، کیل اور دیگر سبزیاں شامل ہیں۔

ان میں موجود حیاتین، کلوروفل، نمکیات اور سیلولوز، انسان کو

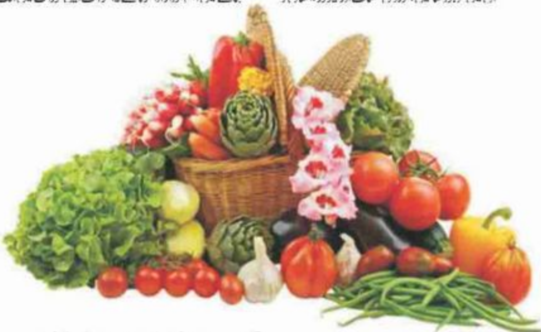

استعمال ضروری ہے، آیئے جانتے ہیں۔

غذائیت کی مقدار

مختلف مطالعوں سے ثابت ہوا ہے کہ ایک پیالہ ہرے پتوں والی سبزیاں، مندرجہ ذیل غذائی اجزاء فراہم کرتی ہیں:

کیلشیم 9 فیصد، کیلوریز 3 2 گرام، کولیسٹرول 0 گرام، غذائی ریشہ 2.2 گرام، آئرن 15 فیصد، میگنیشیم 19 فیصد، پوٹاشیم 55 گرام، پروٹین 2.9 گرام، شوگر 0.4 گرام، وٹامن اے 187 فیصد، وٹامن B-6 دس فیصد، وٹامن سی 46 فیصد

## فوائد

بہتر نظام انہضام: غذائی ماہرین کے مطابق ہرے پتوں والی سبزیوں کے استعمال سے نظام انہضام بہتر رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ان سبزیوں کا استعمال اسہال، متلی اور قے جیسی بیماریوں کے لیے بھی بہترین ہے۔ ان غذاؤں میں موجود پوٹاشیم اور میگنیشیم نا صرف اسہال کی روک تھام کرتے ہیں بلکہ انسان کی توانائی بھی بحال کرتے ہیں۔ یہی نہیں ان پتوں میں موجود ریشے اور دیگر اجزاء قبض کشا کا اثر رکھتے ہیں جس کے باعث انسان کا معدہ درست کام کرتا ہے اور بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

## بینائی کے لیے مفید

طبی ماہرین کے مطابق ہفتے میں کم از کم دو مرتبہ ہری سبزیاں انسان کی بینائی کے لیے بے حد مفید ہیں۔ یہ جسم میں خون کی گردش کو بھی بہتر اور آنکھوں کی بصارت بحال رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ ہارورڈ میڈیکل اسکول میں واقع برگھم اینڈ وومن ہاسپٹل کے سائنسدان اپنے تحقیقی نتائج میں کہتے ہیں کہ ہری سبزیوں میں نائٹریٹ کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے جو بینائی چھیننے والے لاعلاج مرض اوپن اینگل گلوکوما (اس مرض میں آنکھوں کی عصبی رگوں میں مائع بھرنے سے مریض نابینا ہوجاتا ہے۔ اس کے اکثر مریض 60 سال سے زیادہ عمر تک پہنچنے پر بینائی کھودیتے ہیں) کے خدشے کو 30 فیصد تک کم کرسکتی ہیں۔

کولیسٹرول کنٹرول کرتی ہیں

کولیسٹرول کا بڑھنا انسانی صحت کے لیے خطرناک ہے کیونکہ اس کا عمومی حالت میں پتہ چلانا خاصا مشکل ہے اور اس سے دل کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ باقاعدگی سے ہرے پتوں والی سبزیاں کا استعمال کولیسٹرول کنٹرول رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ان میں موجود وٹامن اور منرلز کولیسٹرول کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسی لیے کھانے میں سادہ سلاد اور ریشے والی سبزیاں زیادہ شامل کرنی چاہئیں۔

اینٹی ایجنگ

سبزیوں کا استعمال آپ کی جلد کو جوان اور خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر آپ اپنی خوراک میں ایک

چھیپھڑے، سینے اور کینسر کے خدشات میں کمی واقع کرتا ہے۔ ان سبزیوں میں موجود اجزاء کینسر کے پھیلاؤ سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور کینسر کے مریض اگر ان سبزیوں کا استعمال شروع کردیں تو یہ کینسر کی دوا کے طور پر کام کریں گی۔ یہ سبزیاں پھیپھڑے، سینے اور رحم مادر کے کینسر کے خلاف موثر دوا کے طور پر کام کرتی ہیں۔

نیند کی کمی کا علاج

کیا آپ نیند کی کمی کا شکار ہیں۔ انسان، نیند کی کمی کا شکار آئرن کی کمی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔ اسی لیے پالک کا استعمال بہترین ہے۔ ماہرین کے مطابق پالک کا استعمال پرسکون نیند میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ تحقیقی نتائج کے مطابق جن افراد کو نیند کی کمی کی شکایت ہو انہیں رات کے کھانے میں پالک کو شامل کرنا چاہیے۔

چاق چوبند رکھیں برطانیہ میں کی گئی تحقیق کے مطابق تازہ اور ہرے پتوں والی سبزیاں سستی ختم کرتی ہیں۔ محققین کا کہنا ہے کہ ہرے پتوں والی سبزیوں میں پایا جانے والا ہیموگلوبن خون کے خلیوں میں آکسیجن جذب کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتا ہے جس کی وجہ سے سبزیاں کھانے والے افراد خود کو ہشاش بشاش اور چاق چوبند محسوس کرتے ہیں۔

## ڈپریشن کا علاج

ہری سبزیاں یا پتوں والی غذاؤں کا استعمال ڈپریشن میں کمی لاتا ہے۔ ڈپریشن سے متعلق نیویارک میں کی گئی تحقیق کے نتائج کے مطابق ہری سبزیاں یا پتوں والی غذائیں جیسے پالک، مولی، مٹر یا بند گوبھی کھانے سے ڈپریشن میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ڈپریشن اور فولک ایسڈ میں کمی کا ایک بڑا ہی گہرا تعلق ہوتا ہے اور فولک ایسڈ کی کم سطح کی وجہ سے، اکثر انسان ڈپریشن کا شکار ہوجاتا ہے۔ محققین کے مطابق ہری سبزیوں میں فولک ایسڈ بھرپور مقدار میں موجود ہوتا ہے جو کہ ڈی این اے سنتھیسس اور خون کے نئے خلیات کی تعمیر میں مدد دیتا ہے، جس کی وجہ سے ڈپریشن میں پچاس فیصد تک کمی واقع ہوجاتی ہے۔

# تمباکو نوشی اندازے سے بھی زیادہ صحت کے لیے تباہ کن

تمباکو نوشی کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ یہ مضر صحت ہے مگر یہ اتنی مہلک ہوتی ہے کہ آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کرسکتے۔ یہ بات ایک نئی طبی تحقیق میں سامنے آئی ہے۔

امریکن کینسر سوسائٹی کی تحقیق کے مطابق تمباکو نوشی کی عادت انسان کو 21 امراض کا شکار کرسکتی ہے جن میں 12 مختلف اقسام کے کینسر بھی شامل ہیں۔

اس تحقیق کے دوران گزشتہ 10 برسوں میں 10 لاکھ کے قریب افراد کے ڈیٹا کا جائزہ لیا گیا جس کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ تمباکو نوشی پھیپھڑوں، منہ کے کینسر، دل کے دورے، پھیپھڑے کے شدید امراض اور فالج وغیرہ کا سبب بن سکتی ہے۔

مگر بات یہی ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ عادت زخموں کے انفیکشنز، گردوں کے امراض، نظام تنفس، خون کے بہاؤ میں کمی سے آنتوں کے امراض کے ساتھ ساتھ دل اور پھیپھڑوں کے ایسے امراض کا بھی باعث بنتی ہے جن کے بارے میں اس سے قبل کسی کو علم نہیں تھا۔

تحقیق میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ تمباکو نوشی کے عادی افراد میں اموات کی شرح اس سے دور رہنے والوں کے مقابلے میں 2 سے 3 گنا زیادہ ہوتی ہے اور ان کا غیر عادی افراد کے مقابلے میں ایک دہائی پہلے اس دنیا سے گزر جانے کا امکان ہوتا ہے۔

VVVVV

# فالج سے بچاؤ میں مددگار ۱۵ طریقے

فالج ایک ایسا مرض ہے جو صرف جسم کے کسی حصے کو مفلوج نہیں کرتا بلکہ موت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ فالج کا حملہ اس وقت ہوتا ہے جب دماغ کو خون پہنچانے والی کسی شریان میں خون اور آکسیجن بلاک ہوجائے (ischemic stroke) یا پھٹ جائے (برین ہیمرج)۔

اور ہاں اگر آپ کا خیال ہے کہ یہ صرف بڑھاپے میں لوگوں کو شکار بناتا ہے تو ایسا بالکل نہیں درحقیقت فالج کسی بھی عمر کے فرد کو ہدف بنا سکتا ہے جس کی وجہ آج کا طرز زندگی ہے جو فشار خون کو بڑھا کر اس جان لیوا مرض کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔

فالج کی علامات میں شدید سردرد، سرچکرانا، بینائی میں تبدیلی یا دھندلاہٹ، بولنے میں مشکلات، جسم میں سنسنی کی لہر دوڑنا وغیرہ شامل ہیں، تاہم چلتے چلتے اچانک گر جانا یا گردن میں درد بھی اس کی نشانہ ہوسکتے ہیں اور ان علامات میں سے کسی کی موجودگی کی صورت میں طبی ماہرین سے رجوع کرنا ضروری ہے چاہے وہ بعد میں عام بیماری ہی کیوں نہ ثابت ہو۔ تاہم اپنے طرز زندگی میں کچھ تبدیلیاں لا کر آپ فالج کے خطرے کو کافی حد تک کم کرسکتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ٹماٹر کھانا

لائیکوپین نامی اینٹی آکسائیڈنٹ ٹماٹر کو سرخ رنگ دیتا ہے اور ایک حالیہ طبی تحقیق کے مطابق جن افراد کے خون میں لائیکوپین کی مقدار زیادہ ہو ان میں کسی بھی قسم کے فالج کا خطرہ 55 فیصد، ischemic stroke کا خطرہ 59 فیصد تک کم ہوتا ہے۔ اس اینٹی آکسائیڈنٹ کی زیادہ مقدار ٹماٹر میں ہی پائی جاتی ہے جبکہ تربوز اور امرود بھی اس کے حصول کے لیے بہترین قرار دیئے جاتے ہیں۔

## پسینہ بہانا

ورزش کرنا بھی فالج کے خطرے کو کم کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ایک حالیہ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ معتدل سے سخت ورزش جیسے جاگنگ یا سائیکلنگ سے خاموش فالج کا خطرہ کم ہوتا ہے جو یادداشت کے مسائل کا باعث بنتا ہے، اسی طرح ایک اور تحقیق میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ صحت مند طرز زندگی جیسے تمباکو نوشی سے گریز، روزانہ ورزش، جسمانی وزن معمول پر رکھنا اور الکحل سے دوری فالج کا خطرہ 80 فیصد تک کم کرسکتا ہے۔

## نمک کا کم استعمال

امریکن ہارٹ ایسوسی ایشن نے روزانہ آدھا چائے کا چمچ نمک استعمال کرنے کی سفارش کی ہے مگر بیشتر افراد اس سے کافی زیادہ مقدار میں نمک کا استعمال کرتے ہیں۔ نمک بلڈ پریشر کو بڑھاتا ہے جو فالج کا خطرہ بڑھانے والا اہم ترین عنصر ہے۔ جو لوگ بہت غذا میں نمک کا بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں ان میں فالج کا خطرہ دوگنا بڑھ جاتا ہے۔

## جسمانی وزن میں کمی

موٹاپا متعدد امراض کی جڑ ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ بڑھتا ہے اور یہ دونوں ہی فالج کا باعث بننے والے اہم عوامل ہیں، جسمانی وزن میں 4 کلو تک کی لانا بھی اس خطرے کو کافی حد تک کم کردیتا ہے۔

## کولیسٹرول کو کنٹرول کرنا

صحت کے لیے نقصان دہ ایل ڈی ایل کولیسٹرول کی سطح میں اضافہ جبکہ فائدہ مند ایچ ڈی ایل کولیسٹرول کی سطح میں کمی شریانوں میں مواد جمنے کا امکان بڑھاتا ہے، جس سے دوران خون محدود ہوتا ہے جو کہ فالج کا باعث بنتا ہے۔ سچوریٹڈ اور ٹرانس فیٹ کو غذا سے نکالنا نقصان دہ کولیسٹرول کی سطح کم کرتا ہے جبکہ فائدہ مند کولیسٹرول کی سطح بڑھتی ہے، اس حوالے سے ڈاکٹر کی تجویز کردہ ادویات کا استعمال بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔

## دل کی دھڑکن پر نظر رکھیں

دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی سے فالج کا خطرہ 5 گنا بڑھ جاتا ہے، اگر آپ دل کی دھڑکن کو بہت تیز یا بے ترتیبی محسوس کریں تو ڈاکٹر سے رجوع کرکے اس کی وجہ ضرور جاننے کی کوشش کریں۔ اگر یہ Atrial fibrillation کا عارضہ ہوا تو اس کا علاج ادویات سے ممکن ہے جو دل کی دھڑکن کی رفتار کم کرکے بلڈ کلاٹ کا خطرہ کم کرتی ہیں۔

## فائبر سے بھرپور غذا میں فائدہ مند

روزانہ 7 گرام فائبر کا استعمال فالج کے خطرے کو 7 فیصد تک کم کردیتا ہے، ویسے ماہرین روزانہ 25 گرام فائبر کو جزو بدن بنانے کا مشورہ دیتے ہیں جو کہ پھلوں، سبزیوں اور اجناس سے حاصل ہوجاتا ہے۔

## متوازن غذا

پھلوں، سبزیوں، مچھلی، چربی سے پاک گوشت اور اجناس پر مشتمل متوازن غذا کولیسٹرول کی سطح کم کرتا ہے، جس سے شریانوں میں مواد جمع ہونے کا امکان کم ہوتا ہے اور بلڈ کلاٹ کا خطرہ پیدا نہیں ہوتا، اس سے صرف فالج ہی نہیں بلکہ ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر جیسے امراض سے تحفظ بھی ملتا ہے۔

## روزانہ ایک سیب

ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ سفید رنگ کے پھلوں اور سبزیوں کا روزانہ استعمال کرتے ہیں (171 گرام سے زیادہ) ان میں فالج کا خطرہ 52 فیصد تک کم ہوسکتا ہے۔ سیب اور ناشپاتی فائبر اور سوجن سے لڑنے والے اینٹی آکسائیڈنٹ فلیوٹین سے بھرپور ہوتے ہیں جبکہ کیلے، گوبھی، کھیرے، لہسن اور پیاز وغیرہ بھی اس حوالے سے فائدہ مند ہیں۔

## چاکلیٹ

چاکلیٹ میں موجود کوکا فلیونوئڈز اور اینٹی آکسائیڈنٹس سے بھرپور ہوتا ہے جو خون کی شریانوں کو ہونے والے نقصان سے لڑنے اور خون کے لوتھڑے بننے کی روک تھام کرتے ہیں جو فالج کا باعث بن سکتے ہیں۔ سویڈن میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ چاکلیٹ کھانے کے شوقین ہوتے ہیں ان میں فالج کا خطرہ 17 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔ چاکلیٹ نہیں پسند تو سبز اور سیاہ چائے، بلیو بیریز، اسٹرابری اور لہسن بھی فلیونوئڈز سے بھرپور ہوتے ہیں۔

## بلڈ پریشر

معمول کے بلڈ پریشر میں کمی پر نظر رکھنا بھی فالج کی روک تھام کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔ ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ بلڈ پریشر میں معمولی اضافہ یا کمی بھی فالج کے خطرے کو 55 فیصد سے 79 فیصد تک بڑھا سکتا ہے۔ بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کے لیے روزانہ ورزش، صحت بخش غذا، جسمانی وزن میں معمولی کمی، تمباکو نوشی سے گریز وغیرہ مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

سپورٹس
صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورتحال'' کوان نمبرات پرفون کریں:
0194-2477545, 9419069641

# کچھ خراب شاٹس کی وجہ سے ایک بار پھر 'میزبان' ٹیم مشکل میں دکھائی دی

# پہلے 12 ٹی 20 میچوں میں 11 ویں بار ٹاس جیتا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

بھارتی کپتان شریس ایئر نے افغانستان کے خلاف دوسرے ٹی 20 بین الاقوامی میچ میں منگل کو ٹاس جیت کر ایک نیا ریکارڈ اپنے نام کر لیا۔ ایئر نے ٹی 20 بین الاقوامی کرکٹ میں کپتان کی حیثیت سے اپنے پہلے 12 میچوں میں 11 مرتبہ ٹاس جیتا ہے، جو اس فارمیٹ میں کسی بھی کپتان کی جانب سے ابتدائی 12 میچوں میں سب سے زیادہ ٹاس جیتنے کا ریکارڈ ہے۔ ایئر نے اس معاملے میں قطر کے مرزا بیگ اور فلپائن کے ہنری ٹائلر کو پیچھے چھوڑ دیا، جنہوں نے اپنے پہلے 12 ٹی 20 بین الاقوامی میچوں میں کپتان کی حیثیت سے 10، 10 مرتبہ ٹاس جیتا تھا۔ ٹیسٹ کھیلنے والے ممالک کے کپتانوں میں انگلینڈ کے ایون مورگن اور بنگلہ دیش کے محمود اللہ 9، 9 ٹاس جیت کر اگلے نمبر پر ہیں۔ افغانستان کے خلاف دوسرے ٹی 20 میچ میں ٹاس جیتنے کے بعد ایئر نے پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ کپتان کی حیثیت سے ٹاس کے معاملے میں یہ ان کے شاندار ریکارڈ میں ایک اور اضافہ ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وراٹ کوہلی، لٹن داس اور شائی ہوپ اپنے ابتدائی 12 ٹی 20 بین الاقوامی میچوں میں کپتان کی حیثیت سے صرف دو، دو مرتبہ ٹاس جیت سکے تھے۔ ٹیسٹ کھیلنے والے ممالک کے کپتانوں میں یہ سب سے کم تعداد ہے۔ میچ کی بات کریں تو بھارتی ٹیم نے زخمی ورون چکرورتی کی جگہ روی بشنوئی کو پلیئنگ الیون میں شامل کیا ہے۔ نتیش کمار ریڈی (24 رنز پر تین وکٹیں) کی شاندار گیند بازی کی بدولت ہندوستان نے منگل کو یہاں ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں دوسرے ٹی-20 میچ میں افغانستان کو آٹھ وکٹوں کے نقصان پر 159 رنز تک محدود کر دیا۔ ہندوستان نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ نتیش کے تین وکٹوں کے علاوہ ارشدیپ سنگھ نے 35 رنز دے کر دو وکٹیں حاصل کیں۔ افغانستان کی جانب سے کپتان اور اوپنر ابراہیم زدران نے سب سے زیادہ 37 رنز بنائے۔ افغانستان نے پہلے میچ کے مقابلے میں تین رنز زیادہ بنائے ہیں اور شاید وہ اپنی بلے بازی سے خوش بھی نہیں ہوں گے۔ آج آخری پانچ اوورز میں 59 رنز بنے۔ پہلے میچ میں جو غلطیاں انہوں نے کی تھیں، وہی آج بھی دہرائیں، جس کی وجہ سے وہ بڑا اسکور کھڑا نہیں کر سکے۔ وقفے وقفے سے وکٹیں گنوانے اور کچھ خراب شاٹس کی وجہ سے ایک بار پھر 'میزبان' ٹیم مشکل میں دکھائی دی۔

# شری چرنی خواتین کی ٹی 20 بولنگ رینکنگ کے تاریخی ریکارڈ کے قریب

(ہندوستھان سماچار)

خواتین کا ایشیا کپ آٹھویں بار جیتنے کے بعد ہندوستانی کھلاڑیوں کو آئی سی سی خواتین کی ٹی 20 پلیئر رینکنگ میں نمایاں فائدہ ہوا ہے۔ شری چرنی نے بولنگ رینکنگ میں اپنی سرفہرست پوزیشن مضبوط کر لی ہے، جبکہ شیفالی ورما بلے بازوں کی ٹاپ چھ میں واپس آ گئی ہیں۔ سری لنکا کے خلاف فائنل میں 20 رنز دے کر چار وکٹیں لینے والی بائیں ہاتھ کی اسپنر شری چرنی نے پہلی بار 800 ریٹنگ پوائنٹس کی حد عبور کرتے ہوئے کیریئر کی بہترین 804 ریٹنگ حاصل کی۔ یہ خواتین کی ٹی 20 رینکنگ میں کسی بھی ہندوستانی کھلاڑی کی اب تک کی سب سے زیادہ ریٹنگ ہے۔ انہوں نے متھالی راج کا 2011 میں قائم کیا گیا 780 پوائنٹس کا ریکارڈ توڑ دیا اور اب آسٹریلیا کی میگن شٹ کے 2018 میں بنائے گئے 806 پوائنٹس کے تاریخی ریکارڈ سے صرف دو پوائنٹ پیچھے ہیں۔ دیپتی شرما چار درجے کی چھلانگ لگا کر دوسرے نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ انہوں نے ایشیا کپ میں 14 وکٹیں حاصل کر کے ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والی گیند باز کا اعزاز حاصل کیا۔ نندنی شرما 10 درجے اوپر 94 ویں اور پریا راوت 50 درجے کی بڑی چھلانگ کے ساتھ 96 ویں نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ بلے بازوں کی رینکنگ میں شیفالی ورما ایشیا کپ میں 236 رنز بنانے کے بعد ساتویں سے چھٹے نمبر پر آ گئی ہیں۔ ان کے 741 ریٹنگ پوائنٹس ہیں، جو اکتوبر 2021 کے بعد ان کی بہترین ریٹنگ ہے۔ وہ اسمرتی مندھانا سے صرف ایک مقام اور چار پوائنٹ پیچھے ہیں، جو 745 پوائنٹس کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہیں۔ ورما آل راؤنڈر رینکنگ میں بھی پانچ درجے اوپر 15 ویں مقام پر پہنچ گئی ہیں۔

# اتراکھنڈ پریمیئر لیگ 21 ستمبر سے دہرادون میں شروع ہوگی

(یو این آئی)

اتراکھنڈ پریمیئر لیگ (یو پی ایل) کا تیسرا ایڈیشن 21 ستمبر سے یکم اکتوبر 2026 تک دہرادون کے رائے پور واقع راجیو گاندھی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ لیگ میں ریاست کے نمایاں مرد اور خواتین کرکٹرز کو مسابقتی پلیٹ فارم فراہم کیا جائے گا۔ کرکٹ ایسوسی ایشن آف اتراکھنڈ کے زیر اہتمام ہونے والی یو پی ایل میں مردوں اور خواتین دونوں کے مقابلے ہوں گے جس کا مقصد ریاست بھر کے کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتیں دکھانے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔ مردوں کے مقابلے میں دہرادون واریئرز، یو ایس این انڈینز، ہریدوار ہیلس، ٹہری ٹائٹنز، رشی کیش ریور کنگز، پتھورا گڑھ ہریکینز اور نینی تال ٹائیگرز حصہ لیں گی۔ خواتین کے مقابلے میں مسوری کوئنز، باگیشور ایریل، پتھورا گڑھ ہریکینز اور دہرادون واریئرز شامل ہیں۔ خواتین کے مقابلے میں پریما راوت، راگھوی بشٹ، نندنی کشیپ اور شویتا ورما جیسی آئیکن کھلاڑی ہوں گی۔ بی سی سی آئی کے سابق نائب صدر اور کرکٹ ایسوسی ایشن آف اتراکھنڈ کے سابق سکریٹری مہیم ورما نے کہا کہ ریاست میں کرکٹ کا بے پناہ ٹیلنٹ موجود ہے اور یو پی ایل کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیت اور شناخت بنانے کا پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔

## 'نوا رائے پور اوپن 2026' گولف ٹورنامنٹ کا افتتاح

(یو این آئی)

چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائے اور ڈی پی ورلڈ پی جی ٹی آئی کے صدر کپل دیو نے منگل کو فیئر وے گولف اینڈ لیک ریزورٹ میں 'نوا رائے پور اوپن 2026' کا مشترکہ طور پر افتتاح کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مزید پروفیشنل گولف ٹورنامنٹس کے انعقاد سے سیاحوں کو راغب کرنے کے ساتھ نوجوانوں کی شرکت بڑھے گی اور نوا رائے پور میں سیاحت، ہوٹل اور مقامی کاروبار کے لیے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

Read and Recommend
The daily Surathal Srinagar
صورت حال
صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

# بین الاقوامی شوٹر سیرہ حارث نے اٹلی کے لوناٹو میں ہندوستان کا نام روشن کیا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

مرکزی یونیورسٹی جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بی پی اے سال اول کی طالبہ اور بین الاقوامی شوٹر سیرہ حارث نے اٹلی کے لوناٹو میں منعقدہ بین الاقوامی شاٹ گن شوٹنگ مقابلے 'پیرازی کپ' میں سینئر خواتین کے زمرے میں 200 میں سے 187 پوائنٹس حاصل کر کے سرفہرست مقام حاصل کیا اور ملک کا نام روشن کیا۔ جامعہ کے گیمز اینڈ اسپورٹس ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر پروفیسر نفیس احمد نے جمعہ کو سیرہ کو اعزاز سے نوازتے ہوئے ان کی کامیابی پر مبارکباد دی اور انہیں عزم و محنت کے ساتھ مستقبل میں بھی ملک اور ادارے کا نام روشن کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ مقابلہ 23 سے 26 جولائی تک اٹلی کے لوناٹو میں منعقد ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سیرہ کی اس کامیابی میں جامعہ کے سابق ٹاپ رینک والی کھلاڑی ہیں اور کئی عالمی چیمپئن شپ میں ملک کی نمائندگی کر چکی ہیں۔ ستمبر 2025 میں انہوں نے ایشین شوٹنگ چیمپئن شپ میں انفرادی طلائی رہا۔ جامعہ کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف نے بھی سیرہ کی کامیابی پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی اور کہا کہ یونیورسٹی کے باصلاحیت کھلاڑی عالم رضوی نے بھی بین الاقوامی سطح پر سیرہ کی نمایاں کامیابی کو سراہا۔ انہوں نے سیرہ کی وابستگی اور غیر معمولی صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس اہم کامیابی سے یونیورسٹی کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے سیرہ کے حوصلے کو بڑھاتے ہوئے آئندہ بین الاقوامی مقابلوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ سیرہ اس وقت جونیئر زمرے میں ہندوستان کی

## قیادت اور بریسویل کی شمولیت ٹیم کی آئندہ کارکردگی میں فیصلہ کن ثابت ہوسکتی ہے

# مائیکل بریسویل کو اسکواڈ میں شامل کر لیا گیا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

دی ہنڈرڈ 2026 کے دوران مانچسٹر سپر جائنٹس کو بڑا دھچکا لگا ہے۔ ٹیم کے کپتان ایڈن مارکرم ذاتی وجوہات کی بنا پر ٹورنامنٹ ادھورا چھوڑ کر جنوبی افریقہ واپس چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ نیوزی لینڈ کے آل راؤنڈر مائیکل بریسویل کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے، جبکہ سابق انگلش کپتان جوس بٹلر کو ٹیم کی قیادت سونپ دی گئی ہے۔ فرنچائز نے بدھ کو جاری اپنے بیان میں کہا کہ مانچسٹر سپر جائنٹس اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ مردوں کی ٹیم کے کپتان ایڈن مارکرم ذاتی وجوہات کی بنا پر جنوبی افریقہ واپس لوٹ گئے ہیں۔ کلب نے ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے موجودہ سیزن میں ٹیم کے لیے ان کی خدمات پر شکریہ بھی ادا کیا۔ مارکرم، جو سپر جائنٹس فرنچائز کی آئی پی ایل، ایس اے 20 اور دی ہنڈرڈ تینوں ٹیموں کا حصہ ہیں، نے رواں سیزن میں پانچ میچ کھیلتے ہوئے 117 رنز بنائے۔ انہوں نے اپنے آخری میچ میں ایم آئی لندن کے خلاف دی اوول تھا، اس لیے ان کی اچانک رخصتی کو سپر جائنٹس کے لیے بڑا نقصان قرار دیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب جوس بٹلر اس وقت بہترین فارم میں ہیں۔ انہوں نے موجودہ سیزن کے پانچ میچوں میں 226 رنز اسکور کیے ہیں اور ان کی اوسط 112 رہی ہے۔ بٹلر اب نہ صرف بیٹنگ بلکہ قیادت کی ذمہ داری بھی نبھائیں گے۔ چیمپئنز ٹرافی 2025 کے بعد یہ پہلا موقع ہوگا جب وہ کسی ٹیم کی کپتانی کرتے ہوئے میدان میں اتریں گے۔ ادھر نیوزی لینڈ کے آل راؤنڈر مائیکل بریسویل کی شمولیت سے ٹیم کے توازن کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بریسویل اپنی جارحانہ بیٹنگ اور موثر آف اسپن باؤلنگ کی بدولت محدود اوورز کی کرکٹ میں ایک قابل اعتماد آل راؤنڈر سمجھے جاتے ہیں اور ان سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ مارکرم کی غیر موجودگی میں ٹیم کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ مانچسٹر سپر جائنٹس کی مہم اب تک اتار چڑھاؤ کا شکار رہی ہے۔ ٹیم نے ابتدائی پانچ میچوں میں صرف دو کامیابیاں حاصل کی ہیں جبکہ تین مقابلوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ مانچسٹر سپر جائنٹس کی کارکردگی اس سیزن اب تک غیر مستقل رہی ہے۔ ٹیم نے ابتدائی پانچ میچوں میں صرف دو کامیابیاں حاصل کی ہیں جبکہ تین مقابلوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پوائنٹس ٹیبل میں ٹیم اس وقت چھٹے نمبر پر موجود ہے اور ناک آؤٹ مرحلے میں رسائی برقرار

# محمد شامی کی ہندوستانی کرکٹ ٹیم میں واپسی کی امید برقرار

(ہندوستھان سماچار)

ہندوستان کے تجربہ کار تیز گیند باز محمد شامی نے قومی ٹیم میں واپسی کی امید برقرار رکھی ہے۔ ان کے بچپن کے کوچ محمد بدرالدین نے انکشاف کیا ہے کہ شامی نے گزشتہ سیزن کے مقابلے میں پانچ کلوگرام وزن کم کیا ہے اور وہ آئندہ سیزن کے لیے پوری طرح پرعزم ہیں۔ محمد شامی نے 2025 کی چیمپئنز ٹرافی کے بعد سے ہندوستان کے لیے کوئی بین الاقوامی میچ نہیں کھیلا۔ اگرچہ وہ 2023 ون ڈے ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے گیند باز رہے اور گزشتہ گھریلو سیزن میں رنجی ٹرافی کے سات میچوں میں 37 جبکہ وجے ہزارے ٹرافی کے سات میچوں میں 15 وکٹیں حاصل کیں، تاہم حالیہ عرصے میں انہیں قومی ٹیم میں جگہ نہیں مل سکی۔ محمد بدرالدین نے کہا، شامی کا حوصلہ بلند ہے، وہ آئندہ سیزن کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ ان میں ابھی کافی کرکٹ باقی ہے اور اگر ملک کو ان کی ضرورت پڑی تو وہ ہر وقت دستیاب ہوں گے۔'' انہوں نے کہا کہ انگلینڈ میں ہندوستانی تیز گیند بازوں کی غیر موثر کارکردگی نے شامی جیسے تجربہ کار گیند باز کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ ان کے مطابق 2027 کے ون ڈے ورلڈ کپ میں جنوبی افریقہ کی کنڈیشنز میں شامی کا تجربہ ٹیم انڈیا کے لیے بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

# ورلڈ کپ 2027 کیلئے روی شاستری کی مجوزہ ہندوستانی ٹیم پر آکاش چوپڑا کا تبصرہ

(یو این آئی)

سابق ہندوستانی ہیڈ کوچ روی شاستری کی جانب سے ورلڈ کپ 2027 کے لیے تجویز کردہ ہندوستانی ٹیم کو سابق کرکٹر آکاش چوپڑا نے دلچسپ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک 'ہٹ کے' (روایت سے ہٹ کر) ٹیم ہے۔ اکتوبر-نومبر 2027 میں جنوبی افریقہ، زمبابوے اور نمیبیا میں ہونے والے ورلڈ کپ میں ابھی 14 ماہ باقی ہیں، تاہم تمام ٹیموں نے اپنی تیاریوں کا آغاز کر دیا ہے۔ آکاش چوپڑا نے کہا کہ روی شاستری نے شبمن گل کو کپتان، جبکہ روہت شرما، وراٹ کوہلی، شریاس ایئر، یشسوی جیسوال، کے ایل راہل اور رشبھ پنت کو اسکواڈ میں شامل کیا ہے۔ ان کے مطابق یشسوی جیسوال اور رشبھ پنت کا انتخاب خاصا دلچسپ ہے، کیونکہ کے ایل راہل پہلے ہی ٹیم میں موجود ہیں، جبکہ ایشان کشن بھی حالیہ دنوں میں اچھی فارم میں ہیں۔ بولنگ شعبے پر تبصرہ کرتے ہوئے چوپڑا نے کہا کہ جسپریت بمراہ، محمد سراج اور کلدیپ یادو کا انتخاب متوقع تھا، لیکن محمد شامی اور بھونیشور کمار دونوں کو ایک ساتھ شامل کرنا حیران کن فیصلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ روی شاستری نے رویندر جڈیجا، اکشر پٹیل، ہاردک پانڈیا، نتیش کمار ریڈی اور واشنگٹن سندر کو بھی جگہ دی ہے، جو تجربہ اور توازن کے لحاظ سے مناسب انتخاب ہے۔ آکاش چوپڑا نے اس مجوزہ ٹیم کو 10 میں سے 8 نمبر دیتے ہوئے کہا کہ امکان کم ہے کہ ورلڈ کپ کی حتمی ہندوستانی ٹیم بالکل اسی شکل میں ہو، جب تک کہ روی شاستری خود سلیکٹر نہ بن جائیں۔ ان کے مطابق اسکواڈ میں ایک بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز کی کمی نمایاں ہے۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,